

سرکاری رپورٹ (مباحثات)

چوتھیسوال ریکووزیشنڈ اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 26 فروری 2021ء برداشتہ المبارک بہ طبق 13 ربیع المرجب 1442ھ۔

صفہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
3	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	1
4	چیئرمینوں کا پیشہ۔	2
4	رخصت کی درخواستیں۔	3
6	نominated رکن اسمبلی سید عزیز اللہ آغا کی حلف برداری۔	4
12	تحریک اشتقاق نمبر 1 مبنی نواب محمد اسلم خان رئیسانی۔	5
	ذیل موضوعات زیر بحث:	
12	امن و امان کی صورتحال۔ بروزگاری اور مہنگائی کی ابتو صورتحال۔ شدید تھک سالی سے درپیش مسائل اور ان کا مداؤ۔ پیڑو لیم مصنوعات میں بے تحاشا اضافہ سے عوام پر بوجھ کا ازالہ۔	i ii iii iv
56	اجلاس برخاستگی کی بابت اپسیکر صاحب کا حکم نامہ۔	7

الیوان کے عہد پدار

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔ جناب طاہر شاہ کا کڑ
اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔ جناب عبدالرحمن
ایڈیشنل سیکرٹری (سوالات)۔۔۔ جناب قادر بخش شاہ ہوائی
سینئر پورٹر۔۔۔۔۔ جناب خالد احمد قمبرانی



بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 26 فروری 2021ء بروز جمعۃ المبارک بطبق 13 ربیع الجب 1442 ھجری،
بوقت شام 5 بجگر 30 منٹ پر زیر صدارت سردار بابر خان موسیٰ خیل، ڈپٹی اسپیکر، بلوچستان
صوبائی اسمبلی ہال کونسل میں منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز با قاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

﴿پارہ نمبر ۳۰ سورۃ البیتہ آیات نمبر ۶ تا ۸﴾

ترجمہ: پیشک جو لوگ منکر ہوئے اہل کتاب اور مشرک ہوئے دوزخ کی آگ میں
سدار ہیں اس میں، وہ لوگ ہیں سب خلق سے بدتر۔ وہ لوگ جو یقین لائے اور کیے
بھلے کام وہ لوگ ہیں سب خلق سے بہتر۔ بدله ان کا ان کے رب کے یہاں باغ ہیں

ہمیشہ رہنے کو نیچے بہتی ہیں ان کے نہریں سدار ہیں ان میں ہمیشہ اللہ ان سے راضی اور وہ اس سے راضی، یہ ملتا ہے اس کو جوڑ را اپنے رب سے۔ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيْمُ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی جزاک اللہ۔ ایک منٹ نواب صاحب! کارروائی start کریں پہلیں۔ اس کے بعد پھر آپ کو موقع دیتا ہوں۔ میں قاعدہ انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 13 کے تحت ذیل ارکین اسمبلی کو روایں اجلاس کے لیے پہلی آف چیرمین کے لیے نامزد کرتا ہوں۔

چیرمینوں کا پہلیں

-1 محترمہ لیلیٰ ترین صاحب۔

-2 سید احسان شاہ صاحب۔

-3 جناب اصغر علیٰ ترین صاحب۔

-4 میر حمل کلمتی صاحب۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔
رخصت کی درخواستیں

سیکرٹری اسمبلی: سردار محمد صالح بھوتانی صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: سردار چارکرڈ کمی صاحب ناسازی طبیعت کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: میر سلیم احمد کھوسہ صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: میر محمد عارف محمد حسنی صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: میرا کبر آسکانی صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: انجینئر زمرک خان اچکزئی صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: حاجی محمد خان لہڑی صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: جناب عبدالرشید صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: ڈاکٹر ربانہ خان بلیدی صاحب نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: محترمہ فریدہ بی بی صاحبہ نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

جناب نصراللہ خان زیریے: ملک فرید خان اچکزئی صاحب کے بھائی ملک وحید اچکزئی کا بھیانہ قتل ہوا ہے۔ اُس کے لیے اگر فاتح خوانی کی جائے مولانا صاحب سے request ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی ضرور۔ مولوی صاحب اُن کے لئے مغفرت کی دعا پڑھیں۔

(دعاۓ مغفرت کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر: آمین۔ کارروائی کی طرف آتے ہیں نیامبر حلف اٹھاتے ہیں اُس کے بعد میں آپ

لوگوں کو time دوں گا۔ بلوچستان اسمبلی کا یہ اجلاس خذب اختلاف کے معزز اراکین اسمبلی کی درخواست پر طلب کیا گیا ہے۔ لہذا آج کی نشست میں سب سے پہلے (پی بی۔ 20 پیشہ iii) کے ضمنی الیکشن میں نو منتخب رُکن صوبائی اسمبلی سید عزیز اللہ آغا اپنی رکنیت کا حلف اٹھایا گی۔ لہذا میں سید عزیز اللہ آغا نو منتخب رُکن صوبائی اسمبلی سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اپنی نشست پر کھڑے ہو جائیں میں حلف پڑھتا ہوں آپ میری تقلید کریں۔
 (اس مرحلے میں معزز رُکن اسمبلی سید عزیز اللہ آغا نے اسمبلی رکنیت کا حلف اٹھایا)

(اس موقع پر ڈیک بجائے گئے)

جناب ڈپٹی اسپیکر: میں اپنے اور تمام ایوان کی جانب سے سید عزیز اللہ آغا کو بلوچستان اسمبلی کا رُکن منتخب ہونے پر دل کی گہرائیوں سے مبارک باد دیتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ وہ بحیثیت رُکن صوبائی اسمبلی اپنے فرائض انتہائی ایمانداری، صلاحیت و وفاداری اور اسمبلی کے قواعد کے مطابق اور ہمیشہ پاکستان کی خود مختاری اور خوشحالی کی خاطر اپنی خدمات انجام دیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اب میں سید عزیز اللہ آغا صاحب کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کریں۔
نواب محمد سلم خان رئیسانی: ہم سب کے مشاہدے میں ہے کہ بلوچوں اور پشتونوں کی سرحد کے اُس پار ہمیشہ پتوں بھی مارے جاتے ہیں قتل ہوتے ہیں فوج کے ذریعے، اس طرح یہ پچھلے تین چار دن پہلے اسی طرح پاکستان اور بلوچستان کی سرحد پر ہمارے کوئی چالیس سے زیادہ لوگ قتل ہوئے ہیں۔ یہ بہت افسوس ناک ہے ہمارے بس میں اور کچھ نہیں ہے لیکن ہم ان کے لیے فاتح پڑھ سکتے ہیں۔ اور ہم ان کے لیے احتجاج کر سکتے ہیں اور ہم اس معزز ایوان کے توسط سے اپنی ہمدردیاں ان تک پہنچاسکتے ہیں۔ تو ہم گزارش کرتے ہیں کہ جو پاک ایریان سرحد پر ہمارے جو بھائی شہید ہوئے ہیں ان کے لیے دعا مغفرت کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی مولوی صاحب دعا پڑھیں۔ (دعا مغفرت کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر: سید عزیز اللہ آغا آپ اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ اُس کے بعد پھر۔

سید عزیز اللہ آغا: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب اسپیکر! سب سے پہلے میں معزز ایوان کے respectable members کا انتہائی مشکور و منون ہوں کہ انہوں نے انتہائی محبت کے ساتھ مجھے ایوان میں خوش آمدید کہا۔ یہ میرے لیے زندگی کا پُرمُسرت لمحہ ہے۔ میں اپنے ان سب ساتھیوں کا تھہ دل سے مشکور ہوں۔ اور یہ توقع رکھتا ہوں کہ میرے ساتھی مستقبل میں بھی میری رہنمائی اسی طرح سے کرتے رہیں گے۔ جناب اسپیکر! حالات کا ادراک کرتے ہوئے میں کچھ باتیں آپ کے توسط سے معزز ایوان کے سامنے

رکھنا چاہوں گا۔ وہ یہ کہ آج ہم جن حالات کا سامنا کر رہے ہیں، آج ہم جس حالت سے گزر رہے ہیں اُس کا تقاضا یہ ہے کہ سیاسی بصیرت کا مظاہرہ کیا جائے اور جس سمت میں قوم کی واضح اکثریت جانا چاہتی ہے اُس راستے کو قبول کیا جائے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ مہنگائی کا دور دورہ ہے۔ امیر امیر تر اور غریب غریب تر ہوتا جا رہا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ملک میں سٹم نہیں، ملک میں نظام نہیں ہے، ملک میں وہ طریقہ کار موجود نہیں جس کے ذریعے سے عوام کی بھلائی کا سوچا جائے۔ یا اس track پر چلا جائے جس کی قوم متنی ہے۔ جناب اپنیکر! میں یہ کہنا چاہوں گا کہ اپوزیشن کی پیچیز پر بیٹھے ہوئے معزز اکین جب میں اس ایوان کا حصہ نہیں تھا۔ تو پرنٹ والیکٹر انک میڈیا کے ذریعے سے انہوں نے قوم کی جس سمت میں رہنمائی کی میں اُس پر اپوزیشن کے تمام ممبران کو مبارک باد دیتا ہوں۔ (ڈیک بجائے گئے) اور اپوزیشن کی پیچیز کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کی تعداد میں ایک اور اضافہ ہو گیا ہے۔ (ڈیک بجائے گئے) میں آپ کے شانہ بشانہ صوبے اور ملک کے وسائل پر بھی اور وسائل پر بھی بات کروں گا۔ لہذا اب یہ میں اس ابجندے میں جو چار نکات رکھے گئے ہیں میں ان سے مکمل اتفاق کرتا ہوں۔ اور یہ میری خواہش ہو گی یہ میری کوشش ہو گی کہ اس ابجندے کو اس انداز میں handle کیا جائے جس کے ذریعے سے ہماری مشکلات کا ازالہ ہو سکے۔ خشک سالی کا دور دورہ ہے بارشیں نہ ہونے کے برابر ہیں۔ لیکن اگر بارشیں نہیں ہوتیں اس سے یہ مرادنا لیا جائے کہ پھر ہم ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر دھرے کے دھرے بیٹھے رہیں۔ نہیں اُس کے لیے منصوبہ بندی کرنی چاہیے۔ بارشیں اگر نہیں ہیں تو ہمارے پاس اچھے ڈیم ہونے چاہئیں۔ اگر خشک سالی کا مقابلہ کرنا ہے تو پھر ہمیں ڈیزی بنانے ہوں گے تاکہ آئندہ مستقبل میں خشک سالی کے سبب پیدا ہونیوالی پریشانی کے نتیجے میں ہم ان ڈیزی سے اپنا فائدہ اور استفادہ کر سکیں۔ لیکن چونکہ پلانگ نہیں ہے منصوبہ بندی نہیں ہے اس لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ پلانگ کی جائے، منصوبہ بندی کی جائے۔ اور پھر اس منصوبہ بندی کے تحت عوام کی مشکلات کے مدارے کے لیے پورے اور فوری اقدامات کیے جائیں۔ چونکہ باقی میرے ساتھیوں کو بھی اظہار خیال کرنا ہے۔ میں مختصر کرتے ہوئے اپنی بات کو سمجھتے ہوئے اس بات کا تھیہ کروں گا۔ کہ انشاء اللہ العزیز PDM کی طرف سے جو بھی بات ہو گی جو بھی نقطہ ہو گا، جو بھی طریقہ کار ہو گا میری آواز اُن کے ساتھ ہو گی۔ اور میں PDM کے رہنماؤں کو بھی اس کے معزز ممبران اور اس کے کارکنوں کو بھی اس معزز ایوان کے توسط سے یقین دلاتا ہوں۔ کہ ہم پورے ملک کے حقوق کے لیے آواز اٹھاتے رہیں گے۔ اور ملک کے وسائل پر بحث کریں گے اور شاستہ انداز میں کریں گے بھرپور انداز میں کریں گے۔ اور اپنے ساتھیوں کی مدد سے ہم انشاء اللہ العزیز اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر ملک کے جو حالات ہیں اُس کو سدھارنے کے لیے اپنا بھرپور کردار ادا کروں گا

- باقی حلقے کے عوام نے مجھے بھاری mandate دیا ہے میں الحمد للہ ہزاروں ووٹوں سے جیتا ہوں (ڈیک بجائے گئے) میں مبارک باد دیتا ہوں اپنے حلقے کے عوام کو، میں سلام پیش کرتا ہوں اپنے حلقے کے mandate کو، میں سلام پیش کرتا ہوں اپنے حلقے کے ووڑز کو۔ میں کہتا ہوں کہ ان کا یہ mandate میرے لیے میری زندگی کا سب سے قیمتی سرمایہ اور اثاثہ ہے۔ اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو، والسلام۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: میر صاحب! وومنٹ بیٹھیں۔ ملک سکندر ایڈ ووکیٹ صاحب! آپ بات کریں۔

ملک سکندر خان ایڈ ووکیٹ (قادِ حزب اختلاف): thank you جناب اسپیکر! آپ کو موقعِ مل جائے گا میر صاحب اچھی بات میں خوش ہوتی ہے اس سے لیکن مہربانی۔ **أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ**۔ **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ**۔ جناب اسپیکر! سب سے پہلے تو میں نئے منتخب MPA جن کا تعلق جمیعت علماء اسلام سے ہے سید عزیز اللہ آغا صاحب ان کو دل کی گھرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اور اس پر بھی اس کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ آج ان کی first entry انتہائی دینگ entry رہی ہے۔ انہوں نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے یہ یقیناً اپوزیشن کا mandate بھی ہے اپوزیشن کی منزل بھی ہے اور اس طریقے سے انہوں نے اپنے علاقے کے عوام کا شکریہ ادا کیا یہ بھی ان کو ادا کرنا چاہئے تھا۔ میں سید عزیز اللہ آغا کے ساتھ ساتھ 20-BP کے تمام اہمیات کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اور PDM کی جماعتوں کا جس میں پشوختگانی عوامی پارٹی، عوامی نیشنل پارٹی، مسلم لیگ (ن) پاکستان پبلیک پارٹی ہے اور اس طرح کے دوسرے جتنے بھی آزادی اور جمہوریت پسند عوام نے سید عزیز اللہ آغا کا ساتھ دیا، سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں مجھے یقین ہے کہ جن خیالات کا اظہار آج سید عزیز اللہ آغا صاحب نے کیا وہ یقیناً جماعت کے ابتدائی ساتھی ہیں نصب العین اور نظریہ کا پختہ ساتھی ہے ATL ہماری جو طباء و نگ ہے وہاں سے انہوں نے سفر شروع کیا ہے۔ اور طویل منزل طے کر کے آج ایوان میں عوام کی نمائندگی کے لیے تشریف لائے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ پارلیمنٹ میں حق آواز بلند کرتے رہیں گے۔ لیکن جناب اسپیکر! ایک جو پریشانی ہے جس ماحول میں آغا صاحب کو آج یہ موقع ملا ہے یہ یقیناً تاریخ کا سب سے سیاہ دور ہے۔ اور خاص کر بلوچستان میں اس سے سیاہ دور اس سے پہلے کبھی نہیں آیا۔ تو اس حوالے سے میں ان کے لیے دعا کرتا ہوں کہ اس سیاہ دور میں اللہ ان کی مدد کرے۔ یہاں جناب! اخلاقیات کے جنازے تو ویسے نکل گئے ہیں جمہوریت کو پامال کیا گیا ہے یہاں انسانیت کے تمام وہ تقاضے ہیں وہ ختم کر دیئے گئے ہیں۔ جبکہ اس ایوان کی اور ہر حکومت کی ذمہ داری یہ ہوتی ہے کہ وہ معاشرے کی اصلاح کے لئے اپناروں ادا کرے۔ معاشرے کی صلاح کرے لیکن unfortunately اس حکومت اور اس دور نے بہتری کے تمام

دروازے بند کر دیئے ہیں۔ یہ وہ بد نصیب دور ہے بلوچستان کی جس میں 35 ہزار ملازمتیں سابق حکومت نے چھوڑی تھیں وہ ویسے کی ویسے ہیں۔ اور اب جو بھی کچھ ہو رہا ہے اس بجٹ میں یہ بھی ویسے کے ویسے ہیں اور جو appointments ہوئیں۔ جناب اسپیکر اس ہاؤس میں بارہا یہ بات آئی ہے۔ وہ نوکریاں بکچکی ہیں اس سے بدترین اس سے زیادہ ظلم کی اور نظر نہیں آئے گا۔ یہاں نان ایجوکیشن اسٹاف کے بارے میں یہاں کے وزیر اعلیٰ نے خود کہا کہ بے قاعدگی ہوئی ہے appointments میں ہم انکواڑی کرائیں گے۔ CMIT کے چیئرمین کو انکواڑی کمیٹی کا چیئرمین بنالیا۔ اُس نے بھی رپورٹ دی۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ آج ان تمام ظالموں کو جیل میں بند کیا جاتا جنہوں نے غریب عوام کی نوکریاں پیچی ہیں جنہوں نے لوگوں کو بے روڑ کر کیا ہے اور ساتھ ساتھ جناب اسپیکر! اس وقت جس طریقے سے نوکریوں کے دینے کا طریقہ شروع کیا گیا ہے۔ اُس سے بھی بھی لگتا ہے کہ transparency نام کی کوئی چیز مظہر نہیں آتی۔ یہ ادارے کہاں ہیں اُن کی آنکھوں کے سامنے سب کچھ ہو رہا ہے لیکن NAB بھی سویا ہوا ہے اُنٹی کرپشن بھی سویا ہوا ہے۔ تمام وہ ادارے جو یہاں سے ظلم اور جرکو ختم کرتے ہیں وہ بھی سارے سوئے ہوئے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ملک صاحب! میرے خیال سے ایجاد میں بھی ہے۔

قائد حزب اختلاف: جناب! ایجاد امن امان ہے یہ روزگاری ہے یہ ساری چیز ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اچھا چیز میں ایک تحریک بھی ہے۔

قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر! تحریکیں تو آتی رہتی ہیں۔ میں عرض کر رہا تھا کہ ان تمام چیزوں کے باوجود آج بلوچستان کے عوام یہ ساری چیزیں جانتے ہیں۔ ان کا خیال یہ ہے کہ اس طریقے سے اگر ہم اپوزیشن کی ٹانکیں بھی توڑیں گے ہاتھ بھی توڑیں گے اور ان کو بے بس کریں گے۔ اور اگلے دن اخبار میں بیان دینے کے کارکردگی کی بنیاد پر آئندہ ہم ایکشن میں جائیں گے کیونکہ ہم کام کرتے ہیں اور اس حوالے سے کہا جاتا ہے افران سے بھی یہ کہا جاتا ہے کہ اپوزیشن کے کسی بھی بندہ کا کام مت کرو۔ لیکن یہ بلوچستان کے عوام یہ ساری چیزیں جناب اسپیکر ہیں اور اُس کی مثال آج آپ کے سامنے سید عزیز اللہ صاحب کی جیت ہے وہ جیت ایک دوڑ سے نہیں ہے وہ سو ووٹ سے نہیں ہے ہزاروں ووٹ سے وہ جیت چکے ہیں۔ اُن کے سامنے یہ تمام چیزیں تھیں اور یہ سارے سبز باغ وہاں دیکھائے گئے تھے حکومت کی طرف سے لیکن عوام ظلم کے بارے میں اور اک رکھتے ہیں۔ یہ کبھی بھی نہیں ہو سکے گا کہ ظلم بھی کیا جائے گا اور مستقبل میں کامیابی بھی ہوگی۔ یہ ناممکنات میں سے ہے اس لیے جناب اسپیکر! اس وقت جو ہمارے ملک میں حالات ہیں ہمارے صوبے میں جو حالات ہیں وہ اس بات

کے مقاضی ہیں کہ یہاں انصاف کیا جائے، یہاں ظلم کیا جائے۔ اور اگر انصاف نہیں ہوتا تو یہ معاشرہ انارکی کا شکار ہوگا۔ اور جب معاشرہ ایک دفعہ انارکی کا شکار ہو جاتا ہے تو پھر اس کا بچانا ناممکنات میں سے ہوتا ہے۔ جناب اپیکر! نواب صاحب نے آپ کو بتادیا ہے کہ یہاں بارڈر پر کتنے لوگ مرے ہیں۔ اس سے چند دن قبل چن بارڈر پر بھی دونوں اطراف کی افواج کے ذریعے کئی لوگ وہاں بھی مارے گئے ہیں۔ اور یہاں امن امان کی حالت آپ کے سامنے ہے کسی بھی شخص کی کسی بھی citizen کی جان مال اور عزت اور آبرو کا تحفظ نہیں ہے اور جب جان مال عزت اور آبرو کا تحفظ نہیں ہوگا۔ تو پھر امن امان کا انداز آپ خود لگاسکتے ہیں۔ جناب اپیکر! میں ایک پاکستان کے حکمرانوں کو بھی، پاکستان کے مقتدرہ حلقوں کو بھی اور ان تمام لوگوں کو چاہے وہ سیاستدان ہیں سیاسی جماعتیں کو بھی اور تمام stakeholders کو بھی یہ بتا رہوں کہ اس وقت آپ کا معاشرہ گزشتہ 73 سال میں تباہی کے عین دہانے پر ہے آج کرپشن ہمارے بلوچستان میں ہم سب کے سامنے ہے پورے پاکستان میں اس کی کیا کیفیت ہے۔ اب آپ اس کو کہیں گے جی خدا کے لیے تم ایماندار ہو، تو وہ صرف خدا کے واسطے سے جب وہ سب کچھ کر جاتی ہے نیچے level پر تو پھر اس کرپشن کو روکنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہوگا۔ یہاں ظلم اس کی کوئی تعداد نہیں ہے جس حد تک ظلم ہو سکتا ہے اس حد تک کیا جاتا ہے یہ بھی اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ معاشرہ تباہ ہو کر رہ جائے گا۔ اس طرح عدل کی صورتحال ہم سب کے سامنے ہے اگر ہم مثالیں دینا شروع کریں تو ہزارہا بیس۔ جب عدل کا فقدان ہوگا جب لوگوں کو یہ یقین ہوگا کہ ہمیں انصاف نہیں ملے گا تو پھر یہ انارکی ہوگی۔ اور جب بے انصافیوں کا طوفان ہوگا تو وہ معاشرہ نہیں رہے گا۔ آج ہماری یہ کیفیت ہے ہمارے صوبے کی بھی اور ہمارے ملک کی بھی اور میں یہ کہتا ہوں کہ ان تمام حضرات سے میں یہ عرض کرتا ہوں کہ ہوش کے ناخن لواس سے قبل ہمیشہ تاریخ میں اس سے پہلے بھی معاشرے آئے ہیں معاشرے تباہ ہوئے ہیں۔ اور معاشرے rebuilt ہوئے ہیں۔ لیکن وہ کس شکل میں یا تو انارکی کی صورت میں یا خانہ جنگلی کی صورت میں لوگوں کو مایوسی کی صورت میں یہاں بدمنی ہوگی، اور اس بدمنی کو روکنے والا پھر کوئی نہیں ہوگا اب تو لوگ مجبور ہیں اب تو لوگوں کو گھسیٹا جا رہا ہے لیکن میں یہ کہتا ہوں لیکن یہ انتہائی المناک صورتحال ہے alarming situation ہے اس situation میں اس بات کی ضرورت ہے اس معاشرے کو reform کرنے کے لئے وہ نیاد بنا دیں جس سے معاشرے کی خوشحالی یقینی بنائی جاسکے اور یقین ہو اور اگر یہ اقدامات نہیں ہو سکتے۔ جناب اپیکر! آج آپ مہنگائی کو دیکھ لیں کوئی بھی شخص اگرچہ وہ سرکاری ملازم میں بھی ہیں گریڈ 15 سے below کوئی شخص اپنے بچوں کو پڑھانا تعلیم دلانا اور ایک آسودہ زندگی میں رکھنا یہ اس کے بس کی بات نہیں رہی ہے۔ جب ایسی صورتحال

ہو گی تو پھر اس غریب کا جس کے صرف 15 ہزار روپے مہینے کی آمدن ہے وہ بچوں کو کھلانے گا کیا وہ بچوں کو پڑھائے گا کیا وہ بچوں کو پہنانے گا کیا وہ بچلی کہاں سے لائے گا وہ گیس کہاں سے لائے گا جبکہ گیس کا کم سے کم بل دس ہزار روپے ہوتا ہے اس سے کم بل نہیں ہوتا۔ اس کی ٹوٹی آمدن پندرہ ہزار روپے ہیں وہ اس سے کیسے گیس چلانے گا بچلی کا بل 10 ہزار سے کم نہیں ہے وہ اپنے لیے کیسے بچلی کا بندوبست کر سکے گا تو یہ چیزیں یہ سرکار کی ذمہ داری ہیں ان چیزوں کو دیکھا جائے اور لوگوں پر اتنا بوجھنا نہ ڈالا جائے جس کے تحت لوگ دب جائیں یا پھر مر جائیں یا پھر لوگ ایسے پلٹیں یہاں پورے معاشرے کا ستیاناں ہو تو میری گزارش یہ ہو گی کہ اس وقت اس بات کی ضرورت ہے کہ اب یہ دیکھنا کہ ہمارے ساتھ جو ظلم ہوتا ہے وہ تو جناب! کوئی بھی بلوچستان کا کوئی بھی پاکستان کا ایسا فرد نہیں ہے جو اس ظلم کو دیکھنیں رہا اس کا دراک نہیں کر رہا ہمارے جو وزراء صاحبان ہیں کبھی کبھی عجیب سماں کا انداز ہوتا ہے۔ جی یہ تو آپ نے لے کر رہے ہیں ہم ترقی کر رہے ہیں۔ بھائی تمہارے پاس تو میرے علاقے کا کوئی آدمی نہیں آتا ہمارے جو 23 حصے ہیں ان کا کوئی بھی آدمی تمہارے در پر نہیں آتا۔ وہ تو جس کے لئے آتا ہے وہ تو یہاں اس علاقے کے نمائندے کے پاس آتے ہیں۔ بچلی کے لیے بھی اس کے پاس آتا ہے گیس کے لئے بھی اس کے پاس آتا ہے شاخنی کارڈ کے لئے بھی اس کے پاس آتا ہے لوکل شپلکیٹ کے لئے بھی اس کے پاس آتا ہے جس چیز کی ان کو ضرورت ہوتی ہے گلی کے لئے بھی اس کے پاس آتا ہے نالی کے لئے بھی اس کے پاس آتا ہے تم ان کو ignore کر کے ان کی تجویزیوں کو کثر مسترد کر کے اپنی پارٹی کے عہدے داروں کو فنڈ دے کر ان کو وہاں سے پروجیکٹ کرتے ہو یہ کھلی کر پیش نہیں تو اور کیا ہے ان تمام کے حلقوں میں BAP کے لوگ ان کو فنڈ زملتے ہیں ان سے وہ ترقیاتی کام کرتے ہیں۔ جبکہ وہ ترقی یہ نہیں ان سے ان چیزوں کا مطالبا نہیں وہ تو صرف BAP کو پروجیکٹ کرنے کے اور جس معاشرے میں جس اسمبلی میں اس قسم کا ظلم ہواں اسمبلی میں کیا اندازہ لگا سکتے ہیں جہاں ضمیر اتنا بھی مردہ ہو جائے کہ اس بات کو بھی نہ کہا جائے یہ لوگ بھی عوام کے نمائندے ہیں ان لوگوں کو بھی عوام نے منتخب کیا ہے ان کا کوئی حق نہیں ہے ان کو کوئی سیکم تجویز کرنے کا حق نہیں ہے سیکم تو ڈیپارٹمنٹ خود proceed کرتا ہے complete ڈیپارٹمنٹ خود کرتا ہے اس کو کرنا یہ ڈیپارٹمنٹ کا اپنا عمل ہے، لیکن اس کو اگر باپ پارٹی کے حوالے سے دیا جاتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی پاکستان میں ایسا شخص نہیں ہے جس کو یہ نہیں معلوم کہ بلوچستان واحد بدنصیب صوبہ ہے جہاں ایک سیاسی جماعت ایک سیاسی جماعت کے عہدے داروں کو سرکار کے فنڈ زر پر سرکار کے checker سے ان کو پروجیکٹ کیا جاتا ہے ان کو تیار کیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ جناب ملک سعید رائے ووکیٹ صاحب۔

قائد حزب اختلاف: یہ معاملات نہیں چلیں گے تو sorry میں نے آپ کا time لیا میں ایک دفعہ پھر اپنے بھائی عزیز سید عزیز اللہ آغا صاحب کو تھہ دل سے ان کو مبارکباد دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں اللہ انہیں استقامت دے اور مجھے یقین ہے ہماری صفائی میں ایک بہت اچھی امراضی ہوئی ہے انشاء اللہ ان کے تعاون سے مزید اس کیلئے اقدامات ہوں گے thank you very much جناب۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی نواب محمد اسلم رئیسانی صاحب کی جانب سے تحریک استحقاق نمبر 1 کا نوٹس موصول ہوا ہے آیا محرک کو تحریک استحقاق پیش کرنے کی اجازت دی جائے جو تحریک کے حق میں ہیں وہ اپنی نشتوں پر کھڑے ہو جائیں۔ تحریک کو مطلوبہ اراکین کی حمایت حاصل ہو گئی ہے۔ الہذا محرک اپنی تحریک استحقاق نمبر 1 پیش کریں جی نواب صاحب۔

تحریک استحقاق نمبر 1

نواب محمد اسلم خان رئیسانی: میں قواعد انضباط بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد نمبر 54 کے تحت ذیل استحقاق کا نوٹس دیتا ہوں۔ تحریک یہ ہے کہ میری ایک قرارداد جس میں میں نے مطالبہ کیا تھا حکومت پاکستان اور حکومت چائنا کے مابین سی پیک سے متعلق معاهدہ پیش کیا جائے ایک طویل عرصہ گزرنے کے باوجود معاهدہ اس معزز ایوان میں پیش نہیں کیا گیا جس سے نہ صرف میرا بلکہ معزز ایوان کا استحقاق مجرور ہوا ہے الہذا اس معاملے کو استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک استحقاق نمبر 1 پیش ہوئی الہذا اسے استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ آج کی نشست میں عوامی نوعیت کے مسائل بھی زیر بحث لائے جائیں گے۔

۱۔ امن و امان کی صورتحال۔

۲۔ بے روزگاری اور مہنگائی کی ابتر صورتحال۔

۳۔ خشک سالی سے در پیش مسائل اور ان کا مدراوا۔

۴۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مصنوعات میں بے تحاشا اضافے کے بوجھ کا ازالہ۔

جو بھی اراکین بات کرنا چاہتے ہیں وہ اپنے نام بھجوادیں اور جو بھی تقریر کرے گا بے شک وہ اسی ثانیم پھر سید عزیز اللہ صاحب کو مبارک باد دیں کیونکہ ایکنڈا ایک زیادہ ہے اس وجہ سے چونکہ قائد حزب اختلاف نے اپنی تقریر کر لی ہے۔ جی نصر اللہ خان زیرے صاحب۔

جناب نصراللہ خان زیریے: جناب اسپیکر! آپ نے۔۔۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وہ صرف مبارکباد دینا چاہتے ہیں جی میر صاحب آپ دے دیں۔

میر اسد اللہ بلوچ۔ (وزیر حکومتہ سماجی بہبود و غیر سماجی تعلیم) اسپیکر صاحب! روایت یہی ہے کہ بلوچستان کے عوام چاہے کہیں سے بھی ہوں ان کا تعلق پشین سے ہو یا تربت سے ہو لوگوں کا جو مینڈیٹ ہے ان کا احترام کرتے ہوئے جو لوگ یہاں بیٹھے ہیں۔ باقی پارٹی کی جانب سے مبارکباد دینا میدر ہے یا بہتر ماحول ہے جناب اسپیکر صاحب! آغا صاحب کو مبارکباد دیتے ہوئے اس کے ساتھ ہی میں پشین کے تمام لوگوں کو مبارک باد دیتا ہوں ان تمام پوشیکل پارٹیوں کو مبارک باد دیتا ہوں جنہوں نے بلوچستان کے یہ حالات جو اس وقت رونما ہیں پشین کے تمام پوشیکل پارٹیوں نے بلوچستان کی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے عزیز اللہ آغا کو اپنا مینڈیٹ دیا وہ قابل احترام ہیں میں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان میں جب بھی ایکیشن ہوتے ہیں ایک جانب سے کوئی ٹوپک مار گروپس آتے ہیں جن لوگوں کی مینڈیٹ ہوتی ہے اس کا احترام نہ کرتے ہوئے پارٹیment میں ایسے لوگ آتے ہیں جن جن کو عوام کا کوئی در دنیبیں ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ جب حقیقی نمائندے اسمبلی میں آتے ہیں بلوچستان کے امن و امان بلوچستان کی ترقی بلوچستان کی خوشحالی ان سے جڑی ہوئی ایک کڑی ہے۔ اسی امید کے ساتھ کہ آغا صاحب بلوچستان کی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے اپنی صلاحیتوں سے بلوچستان کے عوام کی خدمت کو جاری رکھیں گے میں اپنی بلوچستان نیشنل عوامی پارٹی کی جانب سے ان کو مبارک باد دیتا ہوں thank you

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ میر اسد بلوچ صاحب میں نے کہہ دیا کہ اپنی تقاریر میں پھر آپ لوگ بے شک مبارکباد کہہ دیں۔

جناب عبدالحالق ہزارہ (وزیر حکومتہ کھیل و ثقافت سیاحت و آثار قدیمه): میں تو منقصر کروں گا۔ پارلیمانی پارٹیوں کو بھی مبارکباد نامہ دیں باقی اپوزیشن والوں نے یا جلاس ریکوویشن پر بلایا ہے وہ بات کریں گے انشاء اللہ مبارکباد کو ٹوٹانہیں، آپ سے کس نے کہا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جن کو جانا ہے وہ بغیر مبارکباد کے بھی چلے جائیں گے۔

وزیر حکومتہ کھیل و ثقافت سیاحت و آثار قدیمه: اسپیکر صاحب! آپ نے بالکل صحیح فرمایا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ الشَّيْطَنِ الرَّجُمِ سُمْ اللّٰهِ الرَّجُمُنِ الرَّجُمِ جس طرح اسد صاحب نے کہا اور ہر پارٹی کے حوالے سے ہمارے ساتھی آئے ہوئے ہیں منتخب ہو کر آئے ہیں۔ میں یقینی طور پر ہزارہ ڈیکریٹ پارٹی کی جانب سے عزیز اللہ آغا کو دل کی گھرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور انہیں دیکلم کرتا ہوں اور ساتھ ہی ساتھ جمعیت علماء اسلام کو بھی داد دیتا

ہوں appreciate کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک سیاسی و رکر سیاسی کارکن lower middle class سے اپنے کارکن کو منتخب کر کے یہاں بھیجا ہے۔ اس طرح روایات یقینی طور پر یہ ایک اچھی بات ہے ہر پارٹی کے لئے تو اس کو بھی میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں دوسرا بات ملک سکندر صاحب نے جس طرح سے کہا آگے جا کے مزید ان کے پاس points ہونگے انہوں نے کہا تاریخ کا سب سے سیاہ ترین دور میں کم از کم اس سے اتفاق نہیں کرتا ہوں کم از کم ٹھیک ہے آپ کرتے آپ کریں بے شک پہلے بھی میں نے کہا تھا میں اس میں نہیں جانا چاہتا ہوں۔ میری گزارش یہ ہے کہ سیاہ ترین دور ہے اگر یہ ہے ہم اپوزیشن میں بیٹھے ہیں وہ اقتدار میں بیٹھے ہیں ہمارے جملے جس طرح ہو جائیں میں کم از کم اس سے متفق نہیں ہوں آپ کے لئے سیاہ ترین دور ہے میرے لئے میں کہوں گا کہ بہترین دور ہے۔ اس لیے بہترین دور ہے جناب عالی! میں مختصر کروں گا اس لئے میں کہوں گا کہ بہترین دور ہے جہاں آپ کو خود پتہ ہے یہاں پچھلے ادوار میں کس طرح کی بے قاعدگیاں ہوئی ہیں پچھلے ادوار میں یا پھر قتل و قمال دہشت گردی آج کم از کم as compare to past ہم اس میں یہ کہہ سکتے ہیں نسبت آج بہتر ہے بہت زیادہ بہتر ہے اس لئے میں اس چیز کو مانتا ہوں میں اس کے خلاف ہوں میری پارٹی اس کے خلاف ہے نوکریوں میں بھی کہیں پر بھی کوئی بھی تھوڑی سی بے قاعدگی ہوئی ہے اس کے investigation جاری ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ دیکھیں گے ہم خصوصاً جس طرح آپ نے کہا اپوزیشن کے علاقوں کو مائن کیا ہوا ہے میں صرف اپنے حلقة کے حوالے سے اپنے ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے کہوں گا آج 33 اضلاع میں جہاں بھی ہے ان میں سپورٹ کمپلیکس بنارہے ہیں تو وہ ہم نے نہیں کہا کہ یہ اضلاع ہماری حکومت کے ہیں اور آپ کے نہیں ہیں ہم نے وہاں food sall رکھا ہے ہر میونسل کمیٹی میں رکھا ہے تو یقینی طور پر اس میں اقلیت کو تو میں like کرتا ہوں آپ تو آج آئے ہیں سب سے زیادہ میں اقلیتوں کا حمایتی ہوں سریاب کے لیے اسپورٹ کمپلیکس بن رہا ہے اس لیے آپ سے کہوں گا کہ کم از کم اس وقت نہیں پچھلے ادوار میں یہ روایت نہیں تھی پچھلے ادوار میں آپ بتا دیں اپوزیشن کو کیا behave سردار صاحب یہاں موجود ہیں زمرک اچکزی یہاں موجود ہیں لیکن آج موجود نہیں ہیں تو اس کے ساتھ کس طرح کارو یا اختیار کیا جا رہا تھا اس لئے میں یہ کہوں گا انشاء اللہ تعالیٰ یہ دور پچھلے دور سے بہتر ہے thank you جناب اسپیکر۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ عبدالخالق ہزارہ صاحب آج کے دن کے حوالے سے کے دس منٹ ہر ممبر کے پاس ہو گا کیونکہ اچھنا کافی زیادہ ہے اور نام بھی کافی زیادہ ہیں اور گورنمنٹ کی طرف سے مجھے ایک نام بھی موصول نہیں ہوا ہے پھر آپ لوگ کہیں گے کہ ہم لوگوں کو آپ نام نہیں دے رہے ہیں۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: thank you جناب اسپیکر! میں اپنی جانب سے اور اپنی پارٹی پستونخواہی عوامی پارٹی کی جانب سے ہمارے جمعیت علماء اسلام پی ڈی ایم کے کمبائنڈ امیدوار تھے سید عزیز اللہ آغا کو دل کی عطا گھرائیوں سے انہیں سلام پیش کرتا ہوں مبارکباد پیش کرتا ہوں کے تمام تر حکومتی دوست دھمکی لائیں کے باوجود سید عزیز اللہ آغا بھاری اکثریت سے پیشین PB-20 کا نمائندہ منتخب ہوئے۔ جناب اسپیکر! آپ نے دیکھا کہ ملک بھر میں جہاں کم و بیش 7 حلقوں میں ضمنی انتخابات منعقد ہوئے۔ تمام حلقوں میں حکومت نے بُری طرح نکست کھائی اور سب سے بڑھ کر سیالکوٹ NA-75 ڈسکے میں جس طرح حکومت نے وہاں وحاذندی کی کوشش کی اور بیس پریز ائینڈ مگ آفیسرز کو اغوا کیا، تاریخ کوتبدیل کیا فارم نمبر 45 کوتبدیل کیا اور جب کل وہاں الیکشن کمیشن نے ایک تاریخ ساز فیصلہ دیا اور حکومت کو منہ کی کھانی پڑی اور دوبارہ اس حلقة میں انتخابات کا اعلان کیا۔ جناب اسپیکر! اس کا مطلب یہ ہے کہ پوری قوم پورا ملک کروڑوں عوام وہ پی ڈی ایم کا جو بیانیہ ہے اس پر وہ لبیک کہہ رہے ہیں۔ جناب اسپیکر! آج کا جو ہمارا ایجاد ہے جو سب سے پہلے امن و امان کا جناب اسپیکر! آپ دیکھ رہے ہیں اگر ہم ان ڈھانی سوالوں کا آپ کے سامنے میرے پاس تمام فیکر موجود ہیں جناب اسپیکر! کہ کتنے واقعات ہوئے ہیں کتنے لوگوں کو اغوا کیا گیا ہے جناب اسپیکر! ابھی حال ہی میں یہاں پیشین کی جو صورتحال ہے اور پھر قلعہ عبداللہ میں جو صورتحال ہے وہاں ملک فرید اچزنی ان کے جوان سال بھائی کا جو بہمانہ قتل ہوا اور جناب اسپیکر! ہمارے حکمرانوں کیلئے شاید یہی کافی ہے کہ جب ملک وحید اچزنی کے نماز جنازہ کے دن وہاں جو تقاریر ہوئی ہیں اگر آپ کے کان کھلے ہوں آپ وہ تقاریر سن لیں۔ آج سے تین سال پہلے پستونخواہی عوامی پارٹی اس کے چیئرمین جناب محمود خان اچزنی نے جب ان تمام باتوں کی نشاندہی کی، کہ کس طرح قبیلوں کو لڑایا جا رہا ہے، کس طرح اشیائیں مداخلت کر رہی ہے، کس طرح انہوں نے محمود اچزنی اور ان کے خاندان کو ٹارگٹ بنایا ہے، کس طرح انہوں نے یہ سارے معاملات کر کے قلعہ عبداللہ کو ایک ایسے ضلع میں تبدیل کیا، جہاں دن رات اغوا برائے تاؤں قتل و قتال باقی واقعات ہو رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں ہمارے حکمرانوں کو وہ تقاریر ضرور سن لینی چاہئیں اور اس بات کی تصدیق ہو گی جو ہم چاہیں سال سے کہہ رہے ہیں۔ جناب اسپیکر! ابھی چون میں واقعات ہوئے ہیں، چون میں ڈیورنڈ لائن پر جو واقعات ہوئے ہیں وہاں قتل عام ہوتا رہا ہے۔ اب وہی قتل عام وہاں جا کر کے پاکستان اور ایران کے بارڈر پر پنجوگر پر جو قتل عام وہاں بلوچ عوام کا ہو رہا ہے۔ گزشتہ ایک ہفتے میں تیس سے چالیس لوگ وہاں شہید کیے گئے زخمی کئے گئے ہیں۔ جناب اسپیکر! ہمارے لوگ کہاں جائیں کیا وہ کار و بار کا حق نہیں رکھتے۔ جناب اسپیکر! آپ کو پتہ ہے کہ یہاں جب وسمیم سجاد اور مشاہد حسین سید نے یہاں کمیٹی

بنائی ایک پارلیمنٹی پارلیمانی کمیٹی نے قرار دیا تھا کہ سوائے اسلامی اور فتنیات جو سمگنگ کے زمرے میں آتا ہے اس کے علاوہ تمام کار و بار وہ بارڈر ریڈ ہے چاہے وہ طور خم ڈیورنڈ لائن پر ہو چاہے چین کی ڈیورنڈ لائن پر ہو، چاہے بادینی کی ڈیورنڈ لائن پر ہو، چاہے وہ تقان پر ہو، چاہے وہ پنجگور پر ہو، چاہے وہ گودار میں ہو کیونکہ یہاں ابھی آپ نے کہا کہ خشک سالی پر ہم بولیں گے یہاں ہمارے پاس کوئی ذرا رعنی نہیں ہیں ہمارے پاس ایکریکچرل تھا وہ تباہ ہو گیا، لا ٹیوسٹاک تھا وہ تباہ ہو گیا ہمارے یہاں کی اصلاح جو ڈیورنڈ لائن پر ہیں یا پھر دوسری لائن پر ایران کیسا تھا ان کے عوام کی زندگی ان کی معاشی زندگی کا انحصار جناب اسپیکر! وہ صرف اس بارڈر ریڈ پر ہے لیکن اس بارڈر ریڈ کو روکا گیا ہے لوگوں کا قتل عام ہو رہا ہے۔ وہاں باب جو چن کی ڈیورنڈ لائن ہے اس کو بند کیا گیا ہے آج تک وہاں قتل عام ہوا، وزیر داخلہ گئے کہ کمیشن بنے گا کوئی کمیشن نہیں بنا۔ ہمارے جو لوگ شہید ہوئے ہیں ان کی ایف آئی آر ان کے اپنے عزیز واقارب کے خلاف کافی گئی ہے۔ جناب اسپیکر! دوسری حکومت اور اس کے ادارے یہ سب کچھ خود کر رہے ہیں ابھی دو تین پہلے کوئی کے علاقے نواں کلی میں واقعہ ہوا جس میں صحبت خان کا کڑکو شہید کیا گیا ان میں ہمارے پارٹی کے ملک فرید کا کڑکو زخمی کیا گیا یہ واقعات مسلسل ہو رہے ہیں۔ جہاں لوگ ہوتے ہیں ان کی بندوق ان کے پاس گاڑیاں ان کے پاس پہنچنیں کس کا کارڈ موجود ہوتا ہے ان کو روکنے والا کوئی نہیں ہے۔ وہ جو چاہیں کریں، کسی کے گھر میں گھسیں، اسی طرح کے واقعات پیشیں میں ہو رہے ہیں ابھی ہفتہ دس پہلے پیشیں کے علاقے برشور میں دو بندوں کا قتل ہوا یہ کیسے ہوا کون تھے یہ لوگ جناب اسپیکر! قلعہ سیف اللہ میں ہماری پارٹی کے سعیدا کبر کا کڑکواغوا کیا گیا۔ ابھی چار دن پہلے لورالائی میں سردار جعفر اتمان خیل کے گھر وہاں ڈاکہ زنی ہوتی ہے وہاں جرگہ ہوا پرسوں اس جرگہ کے اراکین کی تقریبیں آپ سن لیں، اسی طرح جناب اسپیکر! بلوج علاقوں میں یہ سب کچھ ہوتا رہا ہے ابھی بھی ہو رہا ہے وہاں ڈیمکھ اسکواڈ بنائے گئے ہیں۔ لوگوں کو اٹھایا گیا ہے ان بندوں کو اس بندے کی میں نے بارہ یہاں تصور کیا دکھائی ہے جناب اسپیکر! لیکن آج تک وہ بندہ نعمت اللہ وہاں کسی کے قید میں ہے۔ یہ کسی حکومت ہے کہاں کی حکومت ہے کہاں ہے وزیر داخلہ صاحب کہاں ہیں ہوم سیکرٹری کہاں ہے آئی جی پولیس، آپ کو اس ہاؤس کو کوئی توجہ نہیں دے رہا ہے۔ جو پہلے آئی جی صاحب تھے وہ چلے گئے انہوں نے ایک دن بھی اس ہاؤس کو توجہ نہیں دی۔ جو پہلے چیف سیکرٹری صاحب تھے، وائر اے ہند تھے وہ تو چلے گئے نئے چیف سیکرٹری صاحب آئے ہیں وہ بھی ہاؤس کو توجہ نہیں دیتے ہیں نہ وہ گیلری میں موجود ہوتے ہیں جناب اسپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ تمام واقعات ابھی ایک جانب عوام کی زمینوں پر لینڈ مافیا قبضہ کر رہا ہے۔ دوسری جانب جناب اسپیکر قلعہ عبداللہ کی دو بندی تحریکیں ہے تو بہ اچنگی ہے اس کا علاقہ ہے وام، وام کدنی

وہاں کے مقامی قبائل کی وہ زمین جو وہ کاشت کر رہے ہیں دام کجھ میں جو کم از کم سوا یکڑز میں وہاں ایف سی نے بزرور طاقت وہاں لکیریں کھنچ لیں انہوں نے وہ سوا یکڑز میں بغیر اس کے معاملے کے بغیر کسی عوام کی رضا و منشاء سے اس زمین کو قبضہ کرنے کی وہاں کوششیں ہو رہی ہیں جناب اسپیکر! آخر عوام جائیں تو کہاں جائیں۔ جناب اسپیکر! یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ امن و امان کی یہ صورت حال ہے۔ ابھی یہاں کوئی نہ میں اسماعیل کا کڑکا جو جیولر تھا ان کو شہید کیا گیا، آج تک ان کے قاتل گرفتار نہیں ہوئے۔ ہندو تاجر کا واقعہ ہوا جناب اسپیکر! باقی جو حالات ہیں یہاں نجیب اللہ کو شہید کیا گیا اس کا والد بیچارہ الیں پی تھا مان اللہ اسحاق زی وہ شہید ہوا۔ سمع مینگل نوٹکی میں شہید ہوا یہ تمام ایسے واقعات ہیں جناب اسپیکر! ان واقعات کو حکومت کثروں کر رہی نہیں سکتی اس کے بس کی بات نہیں ہے۔ جناب اسپیکر! اسی طرح پیر و زگاری کی میں بات کروں، کہا گیا کہ ہم ایک کروڑ لوگوں کو نو کریاں دیں گے اور پچاس لاکھ لوگوں کو گرد دیں گے۔ جناب اسپیکر! ابھی آپ خود جو statistical data ہے ہمارے اس صوبے کا کم از کم ہمارا جو حصہ ہے این ایف سی ایوارڈ کے تحت وہ 9.09% پرسنٹ بن رہا ہے اب یہ حصہ محض 4% حصہ دیا جا رہا ہے۔ مطلب یہ کوئی 5% حصہ ہم سے چرا یا جا رہا ہے ان سرو سز پر۔ ابھی حال ہی میں پچھلے دنوں ایک ماہ پہلے سینیٹ میں اس پر بحث ہوئی کہا گیا کہ آپ لوگوں کے اتنے لوگ ہمارے وفاق میں مختلف ڈیپارٹمنٹس میں ملازمتیں کر رہے ہیں۔ جب بتایا گیا تو سب لوگ جعلی ڈو میسائیں پر جعلی لوکل ٹیکنیکیں پر وہ وفاق میں ملازمتیں کر رہے ہیں۔ جناب اسپیکر! پھر اس اسمبلی نے قرارداد سے پاس کیا حکومت سے کہا گیا مطالبہ کیا گیا کہ تمام ڈپٹی کمشنز سے کہا جائے کہ وہ لسٹیں لا کیں لیکن ایک دو ڈپٹی کمشنر کے علاوہ کوئی اس میں تعادن نہیں کر رہا ہے۔ جناب اسپیکر! آپ نے روزگار کی بات کر رہے ہیں، کہاں ہے نیا روزگار ہمارے پاس جناب اسپیکر! بی ڈی اے کے کوئی سات سو سے زائد ملازمتیں ہیں وہ گزشتہ آٹھ ماہ کی تakhawas سے وہ محروم ہیں۔ اور ابھی حکومت وقت نے ایک لیٹر جاری کیا ہے بی ڈی اے کے ملازمتیں کو کہ آپ کو تخواہیں تب ملیں گی جب آپ ہمیں لکھ کر دیں گے کہ ہم نے آگے کوئی نوکری نہیں کرنی ہے۔ تب آپ کو تخواہیں ملیں گی جب آپ خود لکھ دیں گے کہ ہم اپنی نوکریوں سے استغفار دیں گے یہ کوئی طریقہ ہے جناب اسپیکر! اس کا مطلب یہ ہے کہ حکومت نے روزگار دینے کی بجائے جو ہم نے دیے روزگار ان کو یہ روزگار کیا جا رہا ہے گلوبل پارٹنر شپ ٹیکنالوجیز ہر ہر تال پر ہیں۔ باقی سی ٹی ایس پی کے اساتذہ جن کو ابھی تک آڑ رہنے ہیں دیے جا رہے ہیں ہر جگہ آپ جا کر دیکھیں بیچارے جو پہلے سے برس روزگار تھے ان کو نکالا جا رہا ہے اور آگے روزگار کا تو ڈورڈور تک آثار دکھائی نہیں دے رہا ہے جناب اسپیکر!

جناب ڈپٹی اسپیکر: زیرے صاحب! آپ کے دو منٹ پورے ہو گئے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! یہ خشک سالی پر میں تھوڑا بولونگا یقیناً پچھلے سالوں کی 96ء سے لیکر آج تک مسلسل درمیان میں ایک دو سال رہا لیکن مسلسل خشک سالی کی وجہ سے ہمارے لوگ بالخصوص ہمارا زمیندار طبقہ وہ شدید مشکلات کا شکار ہے اس سال بھی اب تک بارشیں نہیں ہوئی ہیں جناب اسپیکر! اس وجہ سے لاکھوں درخت کاٹے جا رہے ہیں کل ہم قلعہ عبداللہ گئے تھے پورا ایک ویران سامنہ ذکھائی دے رہا تھا۔ جناب اسپیکر! اس کے بعد لے حکومت کیا دے رہی ہے حکومت کو مراعات دے رہی ہے نہیں جناب اسپیکر! یہاں بجلی کی لوڈ شیڈنگ پر اس ہاؤس میں ایک ملک نصیر صاحب ہم نے بارہا قرارداد پاس کی ہے جیسے ایم پی اے صاحب کہہ رہے ہیں کہ چوبیس گھنٹوں میں چار گھنٹے بھی نہیں مل رہی ہے جناب اسپیکر! یہ کیا صورتحال ہے گیس کی کیا پوزیشن ہے گیس نہیں ہے۔ جناب اسپیکر! ایک ایک لاکھ روپے غریب لوگوں کے بل آتے ہیں وہ کہاں سے پُر کریں۔ جناب اسپیکر! ہماری حکومت صرف یہ کام کر رہی ہے کہ وہ عالمی استعماری اداروں ولڈ بینک آئی ایف کے مفادات کے لئے کام کر رہی ہے آئے دن وہ پیغام کی مصنوعات کو بڑھا رہی ہے آئے دن وہ عوام پر مہنگائی کا بم گرا رہی ہے۔ جناب اسپیکر! آج سے ڈھانی سال پہلے چینی کی قیمت فی کلو 54 روپے تھی آج ایک سو دس تک پہنچ گئی ہے۔ جناب اسپیکر! آج آٹے کی سوکلو بوری سات ہزار تک پہنچ گئی ہے کہاں سے لاکھیں غریب لوگ۔ جناب اسپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس حکومت کو رخصت ہونی چاہیے اس حکومت کو استعفی دینا چاہیے۔ چاہے وہ وفاق میں ہے چاہے وہ صوبے میں ہے کیونکہ جناب اسپیکر! ان میں حکومت کرنے کی کوئی صلاحیت موجود نہیں ہے جناب اسپیکر! یہ عوام دشمن حکومت ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: زیرے صاحب! آپ کا نام پورا ہو گیا ہے دو منٹ آپ نے زیادہ بات کی ہے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر میں ختم کروں گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کو ان معاملات پر امکنی تک ان کی جانب سے کوئی ایسی چیز سامنے نہیں آئی ہے کہ عوام کو کوئی ریلیف مل سکے میں آخر میں ایک بار پھر سید عزیز اللہ آغا صاحب کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ وہ اس اپوزیشن کے جس طرح انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا وہ اپوزیشن کے ساتھ ملکر اس کا روایت حق کو آگے بڑھائیں گے، جناب اسپیکر thank you

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ زیرے صاحب! جی ثناء بلوچ! زابر دلکی صاحب! آپ کا نام بہت لیٹ آیا ہے۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: بسم اللہ الرحمن الرحيم، شکریہ جناب اسپیکر صاحب! اس وقت جب ہم خطاب کر رہے ہیں

ہیں اس مقدس ایوان میں جس کو بلوچستان اسمبلی کہا جاتا ہے جمہوری ادارہ ہے عوام کا منتخب نمائندہ ہے امن و امان پر بات کر رہے ہیں پیر وزگاری پر بات کر رہے ہیں جو خشک سالی کا ایک دور دورہ آنے والا ہے اس پر بات کر رہے ہیں عملاً جناب والا! بلوچستان خوف، خطرات، دھشت گردی، لاشیں، زخمی اور قتل ہونے والوں کا صوبہ بن گیا ہے ہمارے ہاں جو بڑے اجتماعات ہوتے ہیں آپ نے کبھی سوچا ہوگا جناب والا! وہ کوئی خوشی اور شادیاں کی نہیں ہوتے ہیں وہ اجتماعی جنازوں کے ہوتے ہیں ابھی اس وقت جس وقت جناب والا! اس صوبے میں جیسے ہم اسمبلی سے خطاب کر رہے ہیں ہونا تو چاہیے تھا کہ بلوچستان میں موت کا ایک سایہ یا موت کے بادل خشک سالی کی صورت میں آنے والے ہیں اس پر حکومت بلوچستان ایک بہت ہی جامع قسم کی ایک تقریر یا اپنی جامع قسم کی پالیسی لے آتی اور ہمیں کہتی کہ اب اس پر بات کریں جناب والا! اس وقت جب ہم اس اسمبلی اجلاس سے خطاب کر رہے ہیں اور ہمیں خوشی ہے کہ محترم فضل آغا صاحب ہمارے یہاں بیٹھا ہوا کرتے تھے آج ان کی کمی بہت محسوس کی جا رہی ہے۔ لیکن میں مبارکباد دیتا ہوں پیشین کے ان تمام سیاسی جماعتوں کو اکابرین کو وہاں کے ووڑز کو کہ آج انہوں نے محترم آغا صاحب کی شکل میں ایک اور جرأۃ مندرجہ ذیل فرزند پیشین سے منتخب کر کے بھیجا ہے میں جمعیت علماء اسلام کو اور تمام اتحادی جماعتوں کو جو عزیز آغا صاحب کے منتخب ہونے میں انہوں نے جو پیڈی ایم کے حوالے سے کردار ادا کیا آج آغا صاحب نے بھی اپنی پہلی تقریر میں اس کا ذکر کیا کہ صوبہ بہت ہی مگبیر مسائل کا شکار ہے۔ جناب والا! ہم ابھی تک یہ جو 2021ء جو سال ہے ہمارے لیے جو 2020ء گزارا ہم نے چمن کی سرحد پر ہونے والے حادثات اور واقعات پر بات کی لیکن بدقتی سے آج تک کوئی پالیسی ان پر نہیں بنائی یہاں گیا رہ ہماری ہزارہ قوم کے معصوم شہید کر دیئے گئے تھے بستہ دونوں میں چھومن تک ان کی لاشیں پڑی رہیں اس اسمبلی میں حکومت بلوچستان اپنی کوئی پالیسی یا اس کا نتیجہ جس نتیجے میں یہ رونما ہوا اور آج تک اس پر حکمت عملی بنی ہے یا کیا پیش رفت ہوئی ہے؟ وہ آج تک بلوچستان اسمبلی میں پیش نہیں کیا جا سکا باقی اس طرح کے واقعات سمیع بلوج کا واقعہ نوٹکی میں ہوا حیات بلوج کا واقعہ کچھ میں ہوا یا چاہے سیکورٹی فورسز پر ہو کسی پر بھی ہو جناب والا! اس صوبے میں ماسوائے سڑکوں پر صبح کا اخبار پڑھتے ہیں یا آپ سو شل میڈیا پر آتے ہیں آپ کو بم دھا کوں گولیوں کی گنج راج لاشوں کی تصاویر زخمیوں کو ہسپتال میں لے جانا ہسپتال میں ادویات کا نہ ہونا اور پورے بلوچستان میں چیک پوسٹوں کی بھرمار کی تصویریں اور ویڈیو ملے گی آپ کو بلوچستان سے کہیں سے بھی خوشی اور خوشخبری کی خبر کہیں پر بھی نہیں ملتی یہ بحث صوبہ بن گیا ہے۔ جناب والا! بلوچستان غمستان بن گیا ہے

بلوچستان قبرستان بن گیا ہے بلوچستان بھتہ سтан بن گیا ہے بلوچستان خوفستان بن گیا ہے۔ بلوچستان، بلوچستان نہیں رہا جس بلوچستان کے لئے ہمارے آباؤ اجداد نے قربانی دی۔ جناب اسپیکر! particularly جو واقعہ تین چار دن پہلے پنجگور پاک ایران بارڈر پر جو پیش آیا تھا its the matter of grave concern, Mr Speaker! we as a representatives of People of Balochistan, our gravely concern, and strongly condemn the recent killing of 30 Baloch on Pak-Iran border. Mr Speaker! we همیں افسوس ہے کہ اس خطے میں بلوچ کوئی بھی بکریاں نہیں ہیں بلوچ، پشتون انسان ہیں are sadden ان سرحدوں کی دونوں جانب ان کے لوگ ان کے رشتہ دار رہتے ہیں ان کے آباؤ اجداد کی قبرستان میں آباد ہیں وہ شفاقتی، مذہبی اور سیاسی طور پر ایک دوسرے کے ساتھ بھی مسلک ہیں لیکن بد قسمتی دیکھنے جناب والا! جب چن کا واقعہ ہوا ہم سمجھے شاید کسی اور سرحد پر اس طرح کا واقعہ رونما نہیں ہو گا ہمارے خیال میں یہ جو بارڈر زکی fencing ہو رہی ہے اس کے حوالے سے ۔۔۔۔۔

(اذان مغرب)

جناب ڈپٹی اسپیکر: دس منٹ نماز کے لئے وقفہ کیا جاتا ہے اس کے بعد۔

(شام 6 بجکر 42 منٹ پر اجلاس دس منٹ کے لئے متوجہ ہو گیا)

(دوبارہ اجلاس شام 7 بجے شروع ہوا)

جناب ڈپٹی اسپیکر: السلام علیکم! جی ثناء بلوچ صاحب! آپ نے پہلے بھی چار منٹ بات کی ہے۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ شکریہ جناب اسپیکر۔ جناب اسپیکر! جس طرح میں عرض کر رہا تھا کہ بلوچستان عملًا ہم سب کے لیے ایک خوفستان بن گیا ہے۔ بلوچستان کے مسائل امن و امان سے متعلق اتنے پیچیدہ ہو گئے ہیں کہ انکو حل کرنے کے لیے بہت ہی سمجھیدہ کوشش کی ضرورت ہے جو اس حکومت میں نظر نہیں آ رہی ہے۔ اور آپ خود دیکھ رہے ہیں یہ جو آج کا ایجنسڈ ہے، ہم نے اجلاس requisite کیا ہے ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ان چاراہم امور پر جس میں امن و امان، خشک سالی، پڑو لیم کی مصنوعات اور بڑھتی ہوئی پیروزگاری ان پر حکومت بلوچستان کو ایک مفصل بحث و مباحثہ یہاں initiate کرنا چاہیے تھا اور ہم اس مباحثے کا حصہ بننے۔ ہم میں ان کو اپنا input دیتے اور اپنی بات کرتے۔ لیکن بد قسمتی سے صوبائی حکومت نے بالکل یہاں

لیا ہے کہ بلوچستان میں چاہے یہاں آگ کے گولے گریں چاہے یہاں آگ کے شعلے ہوں چاہے یہاں انسان سڑکوں پر جل مر جائیں چاہے بلوچستان کے نوجوان بھوک سے مر جائیں چاہے روزانہ سڑکوں پر احتجاج ہو چاہے خشک سالی سے مال مویشی سمیت ہمارے غریب لوگوں کی بھوک اور پیاس میں اضافہ ہو۔ تو اس حکومت نے طے کر لیا ہے کہ ہم نے کچھ بھی نہیں کرنا ہے۔ جناب والا! امن امان ہوتا کیا ہے law and order کے کا حوالے سے میں نے آپ کو ایک بات بتائی تھی چین کے واقعات جب ہوئے ہم نے یہاں بات کی کہ آپ جب یہ بہت بڑے ہمارے دو ہزار کلو میٹر بارڈ ہم شیر کرتے ہیں افغانستان اور ایران کے ساتھ۔ ایک ہزار کلو میٹر تقریباً ہم شیر کرتے ہیں ایران کے ساتھ جس کو gold smith line کہتے ہیں 1895-96ء میں یہ demarcation ہوئی سرحدی علاقے بن گئے۔ 1895-96ء کے بعد خان آف قلات کے ساتھ اس وقت جو تاج برطانیہ تھا۔ یہ demarcations ہوئیں تمام اقوام نے اسکو قبول بھی کر لیا۔ ہم سب چاہتے ہیں کہ یہ جو بارڈز بننے ہیں ان میں کم از کم خوشی اور خوشحالی سے جو تاریخی ہماری تجارت ہیں جو تاریخی روایات ہیں ثقافت ہے آمد و رفت ہے۔ وہ اپنی جگہ پر برقرار ہے۔ لیکن بد قسمتی سے ابھی تین چار دن پہلے جو واقعات رونما ہوئے اس نے یقیناً پورے بلوچستان کو بلکہ پوری دنیا کو رنجیدہ کر دیا ہے۔ کیونکہ پوری دنیا میں بارڈروں کا تصور ہے سرحدات کا تصور ہے وہ اب ختم ہو کر رہ گیا ہے۔ اب بارڈز صرف آپ کی جیب میں ہوتے ہیں آپ کا شناختی کا رڈ آپ کا پاسپورٹ آپ کی باونڈری ہیں آپ کا بارڈ رہوتا ہے۔ کوئی سرحد تک بہت بڑی دیواریں نہیں بنتیں۔ دیواریں گر گئیں جناب والا! کوئی fencing نہیں ہوتی لیکن بد قسمتی سے کیونکہ ہم یہ جو ممالک اس خطے میں رہتے ہیں ہماری پلٹیکل لیڈر شپ ہماری ملٹری لیڈر شپ ہماری strategic لیڈر شپ ہیں انہوں نے کبھی سنجیدگی سے مسائل پر توجہ نہیں دی۔ آج یہ ہورہا ہے کہ ہم سمجھ رہے ہیں کہ انسان جانور ہیں بھیڑ، بکریاں ہیں ہم بارڈ لگا کر انکو ان کی movements روک دیں گے ان کی آمد و رفت روک دیں گے ان کی سوچ روک دیں گے ان کے شعور کو روک دیں گے۔ لیکن ایسا ہو ہی نہیں سکتا جناب والا! دیکھیں اس وقت ابھی جو واقعہ ایران کی سرحد پر رونما ہوا ہے وہ کیوں ہمارے لیے باعث تشویش ہے۔ اس لیے کہ ہم بلوچستان کے رہنے والے لوگ نہیں چاہتے کہ اس خطے میں بدمنی ہو شدہ ہوا اور ہم نہیں چاہتے کہ اس خطے میں قومیں اور ممالک ایک دوسرے سے دست و گریبان ہوں۔ جب چین کا واقعہ ہوا میں نے یہی بات کی کہ افغانستان کی جو فورسز ہیں یا پاکستان کی فورسز ہیں وہ آ منے سامنے آئی ہیں کس لیے؟ ایک غلط فیصلے کی وجہ سے کہ چھوٹے موٹے تاجر

کاروبار کرنے والے لوگوں کو ہم نے روکا فائزگ ہوئی اور دو ممالک کی فوجیں آپس میں آمنے سامنے ہو گئیں۔ آج ایران کے بارڈر پر جو واقعہ و نما ہوا i would like to request to the Government of Iran they must properly investigate culprits کے جو لوگ ہیں جو اس involve deplorable act of violence 35 شہری میں ہوئی ایران کے اور پاکستان کے اس میں زخمی اور ہلاک ہوئے ہیں ان کی proper investigation ہوئی چاہیے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ حکومت پاکستان کی ذمہ داری تھی آج بلوچستان کے مالک حکومت یہاں پڑھی ہے ایک بھی شخص یہاں موجود نہیں ہے یہ ان کی ذمہ داری تھی یہاں آ کر statement دیتے ہم چاہتے ہیں جناب والا! ایران ہمارا برا درہ مسامیہ ملک ہے پاکستان اگر سمجھتا ہے کہ اگر اس خطے میں امن ہو اس امن کا سب سے زیادہ فائدہ ہم بلوچستان والوں کو ہو گا۔ اس بد امنی کا فائدہ کچھ اداروں کو تو ہو سکتا ہے لیکن امن کا فائدہ تجارت کا فائدہ، تعلق کا فائدہ، بھائی چارے کا فائدہ، دوستی کا فائدہ all these benefits are directly going to support our people our citizens جناب والا! تشدد ہو۔ کون چاہے گا کہ چھوٹے موٹے کاروبار کرنے والے جناب والا! میں آپ کو تھوڑی سا بتاؤں اگر آپ وہ ویڈیو آپ دیکھیں۔ وہاں اتنے ہزاروں کی تعداد میں نوجوان جمع ہوئے تھے کوئی فٹ بال اور کرکٹ کا میچ نہیں ہو رہا تھا وہاں ریگستان میں کار ریلی نہیں ہو رہی تھی وہاں جناب والا! کوئی اس طرح کا میلہ نہیں تھا کہ جس میں اتنے ہزاروں کی تعداد میں لوگ جا کر جمع ہوئے تھے صرف دو وقت کی روزی روٹی کمانے کے لیے وہاں جمع تھے۔ یہ چاہتے تھے کہ اگر وہ کاروبار نہیں کرتے ہیں تو ان کے بچے جناب والا! بھوک سے مر سکتے ہیں ان کے گھروں میں دودھ بچوں کے لیے میسر نہیں ہو گا اگر یہ کاروبار نہیں کرتے جناب والا! ان کے بھوکے والدین گھروں میں پڑے ہوئے بیماریوں کے لیے ادویات کا بندوبست نہیں ہو سکتا یہ نوجوان اور یہ شہزادے جو ساری ساری رات بے خوابی میں گزارتے ہیں پھر اس کے بعد یہ ہمارے چیک پوسٹ والے ان کو ہر کلو میٹر پر لوٹتے ہیں یہ نوجوان جناب والا! خوشی سے نہیں یہ وہاں صرف دو وقت کی روزی روٹی کے لیے وہاں اکھٹے ہوئے تھے۔ اگر یہ واقعہ رونما ہوا ہے ہم سمجھتے ہیں میں جناب والا! suggest کرتا ہوں we urge both Government of Iran and personally Pakistan to establish a trilateral commission including Baloch

representatives from both sides to amicably resolve this issue which is causing immense level of concern among the people of Balochistan. جناب والا! ایک سہ فریقی کمیشن کی ضرورت ہے تاکہ بلوچستان میں بد امنی نہ ہوتا کہ سرحدات پر بد امنی نہ ہواں سہ فریقی کمیشن میں حکومت پاکستان اور حکومت ایران کے نمائندے ہوں اور جناب والا! drawing room والے افران کا نہیں۔ منتخب نمائندے بلوچستان کے اس بلوچستان کے نمائندے جو ایران سے ہیں۔ اس بلوچستان کے منتخب نمائندے جس میں ہمارے علاقے کے لوگ جس میں وہ رُخی ہوئے ہیں یہ trilateral commission بنے یہ بیٹھ کر یہ طے کر لے کہ یہ جناب والا! بارڈرز پر، ہم اس کاروبار کو جس کو informal trade کہتے ہیں غیر رسمی تجارت کہتے ہیں اسکو کس طرف decent کس طرح مہذب طریقے سے لوگوں کو اس کی اجازت دینی چاہیے میں یہی propose کرتا ہوں کہ ایک بنانا چاہیے حکومت پاکستان حکومت افغانستان اور پشتو نوں کے نمائندے یہاں بیٹھیں اس طرف بھی بیٹھے ہوئے ہیں ہماری نمائندگی کوئی چیف سیکرٹری جا کرنے کریں ہماری نمائندگی کوئی اسلام آباد سے آیا ہوا 21-22 گریڈ کا آفیسر نہ کریں جس کو اپنے گھر کی حدود کا علم نہیں ہوتا ہماری نمائندگی، ہم اپنے بچوں کی نمائندگی خود کریں گے ہم اپنے بیروز گاروں کی نمائندگی کریں گے ہم ان کی تکلیف اور مشکلات کو سمجھتے ہیں۔ کل میں خاران گیا وہاں سے ایک مریض لایا ہے جناب والا! اسکے گھر میں کھانے کو کچھ نہیں ہے اس کا مرحوم والد آخری وقت تک ہمارے لیے دعا گو تھا وہ اپنے بچے کے لیے روزانہ مجھے فون کرتا تھا ملازمت کے لیے ہم کسی کو ملازمت نہیں دے سکتے لیکن کم از کم سرحد پر اگر وہ sleepless nights, they spend sleepless nights جناب والا! بے خوابی میں شب گزارنے والے ان نوجوانوں کو کم از کم ایک تجارت کا ایک مہذب ساراستہ ان کو ہم دے سکتے ہیں۔ امن و امان کی طرف آتا ہوں جناب والا! ایک وقت تھا جب بلوچستان میں امن و امان کیلئے فی کس تین روپے ہوا کرتے تھے یعنی بلوچستان میں فی کس امن و امان کا ججٹ تین روپے ہوا کرتا تھا آج بلوچستان میں 75 ارب روپے امن و امان پر خرچ کیے جاتے ہیں یعنی فی کس روپے 6666 روپے خرچ کیے جاتے ہیں۔ ہمارے ہر گھر میں 8 سے 10 افراد رہتے ہیں اگر 6666 روپے کو آپ 10 سے ضرب دیں جناب والا! 70 سے 80 ہزار روپے فی خاندان بن جاتے ہیں آپ اگر بلوچستان

کے کسی بھی خاندان کو سال کے 80-70 ہزار روپے دیدیں میں آپ سے حلفیہ کہتا ہوں کہ وہ اپنے گھر اپنی جگہ اپنی چار دیواری اور اپنے پورے محلے کی حفاظت اور امن کی ذمہ داری لے لے گا۔ یہ کیسا صوبہ ہے جس میں rocket یعنی جس تیز رفتاری سے law enforcement agencies کا بجٹ skyrocketing چاند کی طرف جاتا ہے ہمارے بلوچستان میں تعلیم کا بجٹ صحت کا بجٹ روزگار کا بجٹ ہسپتاں کا بجٹ خوراک کا بجٹ سب نیچے گیا ادویات مہنگی ہو گئیں اور بلوچستان میں اگر کوئی بجٹ سب سے زیادہ بڑھا ہے جناب والا! سوفیصد صرف امن و امان کا ہے اور امن و امان کی صورت حال یہ ہے محترم وزیر صاحب یہاں بیٹھے ہوتے تھے زمرک اچکزئی صاحب آج نہیں ہیں ان کا اپنا، بھتیجا اور بانجھا کل پرسوں ان کے سامنے شہید کر دیئے گئے امن و امان کی صورت حال یہ ہے کہ آپ صح کے اخبارات اٹھا کر دیکھ لیں کیا بلوچستان کے کسی بھی گلی، کوچے، گاؤں، گھر، گلی میں آپ کو دھماکوں کی گولیوں کی، لاشوں کی خبریں نہیں ملتیں؟ امن کیا ہوتا ہے۔ ایک بم دھماکے سے دوسرے بم دھماکے کے درمیان کی خاموشی کو ہم امن کہتے ہیں۔ ایک بڑے جنازے سے دوسرے بڑے جنازے تک کے درمیانی وقفے کو ہم خوشی اور خوشحالی کہتے ہیں کس لیے ہو رہا ہے اس صوبے کے ساتھ؟ اس لیے ہو رہا ہے کہ اس مقدس ایوان اور اسمبلی کی کبھی بھی اہمیت اور وقعت کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی ہے کبھی بھی یہ کوشش نہیں کی گئی کہ جناب والا! امن و امان سے ہم سب کی زندگیں جڑی ہوئی ہیں صرف حکومت کی ذمہ داری نہیں ہے امن و امان قائم کرنا۔ آپ سرحدوں کے اوپر پالیسی کے حوالے سے بحث لائے ہم نے پچھلی دفعہ آپ سے کہا کاروبار کے حوالے سے۔ آپ بلوچستان میں روزگار جناب والا! 75 ارب روپے کا روزگار بلوچستان کے لیے دیدیں بلوچی میں کہتے ہیں (اللہ پر سیرے لاپ) جب تک آپ کسی کا پیٹ نہیں بھرتے وہ اللہ کی عبادت بھی نہیں کر سکتا آپ کہتے ہیں کہ بھوکے پیٹ آپ پاکستان کا جنڈا اٹھا نہیں آپ بھوکے پیٹ اپنے گھر سے نہ نکلیں۔ آپ کے سامنے بچے بھوکے مر رہے ہیں بیمارائیں بہنیں پڑی ہوں آپ اللہ اللہ کر کے گھر پر بیٹھ رہیں اور کہیں کہ جی حکومت بڑا اچھا کام کر رہی ہے کیسے ہوگا۔ دنیا کے کون سے قاعدے قانون میں ہے کہ بھوکا اور پیاسا قوم وہاں امن آیا ہے؟ چوریاں ہوتی ہیں ڈکیتیاں ہوتی ہیں اغوا برائے تاداں ہوتا ہے قتل و غارت گری ہوتی ہے بھتہ خوری ہوتی ہے، اور سب کو چھوڑ کر ہم نے ادارتی سطح پر ہم نے کرپشن کو institutionalize کر دیا ہے میں بار بار یہ کہتا ہوں جو کرپشن کے خون بلوچستان کی رگوں میں دوڑا رہے کیسے امن و امان قائم ہوگا جو

500 روپے کے لیے بھری گاڑی کو چیک کیے بغیر آپ چھوڑ دیتے ہیں وہ کہتا ہے میں تیل والا ہوں۔ کل 5000 روپے کے لیے بھری گاڑی میں جناب والا! بندوق آسکتی ہے اسلحة آسکتی ہے بم آسکتی ہے آپ نے کسی اور لوگوں کی عادتیں خراب کر رہے ہیں *enforcing agencies* law میں کچھ لوگوں نے پوری فورسز کو بدنام کر کے رکھ دیا ہے یا اسمبلی بار بار کہتی ہے آپ اس کو سنتے نہیں ہیں لوگ جا کر ویڈیو بناتے ہیں آپ لوگ آئکھیں بند کر لیتے ہیں اب تو لوگوں نے یہ شروع کر دیا ہے کہ ہر بچہ، بوڑھا ہماری ماں میں، بہنیں وہ موبائل لے کر صح سے شام تک ویڈیو زمانہ بھی ہیں حکومت نے شتر مرغ کی طرح آئکھیں بند کی ہوئی ہیں جیسے اُس کو کچھ نظر بھی نہیں آتا۔ جناب والا! زمین میں ریت میں سرگھسانے سے مسائل حل نہیں ہوتے یہ صوبہ دلدل میں دھنستا جا رہا ہے یہ صوبہ پستا جا رہا ہے یہ صوبہ غربت کی اُت گھرائیوں میں وہ ختم ہو کر رہ گیا ہے قومیں آپس میں لڑ رہی ہیں زمینوں پر لڑ رہی ہیں لینڈ مافیا ہیں جتنے گروپس بن گئے ہیں یہ سب کہاں سے ہو رہا ہے جناب والا! میں آتا ہوں اب ایجاد کے دوسرے ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی اسمبلیکر: آپ کا نائم پورا ہو گیا ثناہ بلوچ۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: ایک منٹ میں ابھی تک بولا نہیں ہوں ابھی تک تو امن و امان رہتا ہے باڈشاہ جناب اپنے صاحب! شکر یہ آپ کا میں جناب والا مہنگائی کے حوالے سے آتا ہوں۔ important factor ایں مہنگائی صرف اس کا نام نہیں ہے کہ جناب والا! ہماری جیب سے کوئی 20 روپے 30 روپے زیادہ چلے جاتے ہیں میرے پاس inflation کا جو poverty کے حوالے سے سارا میں data record لا یا ہوں جناب والا! جب مہنگائی ہوتی ہے اس کا بارے راست اثر امن و امان پر ہوتا ہے ایک غریب جو تجوہ دار خاندان ہیں میں اسکو نہیں کہتا کہ بلوچستان میں اکثریت بے روزگار کا ہے۔ پورے بلوچستان میں جو ملازمیں کی تعداد ہے وہ 2 لاکھ 76 ہزار کے قریب ہے۔ تو باقی بلوچستان روزگار نہیں ہے کہ روزگار والا طبقے کو بھی جب 20 سے 30 ہزار روپے تینجا ہیں ملتی ہے جب یہ باہر دکان میں جاتا ہے جناب والا! جب یہ اپنے سارے پیے بلوچستان میں ورلڈ بینک کی ایک اپنی رپورٹ کے مطابق بلوچستان کی 70% آبادی اپنی آنکم کا 70% یعنی اپنی آمدنی کا 70% چاول، چینی، دالیں، آٹا اور گھنی خریدنے میں خرچ کرتا ہے۔ جب کسی قوم کا سرمایہ اسکی کمائی ہوئی دولت آمدن کا 70% اس کے پیٹ کے لیے خرچ ہو رہا ہو جناب والا! اس کے لیے تعلیم کے لیے کتابیں کہاں سے خریدے گا؟ کاپی کہاں سے خریدے گا؟ پین کہاں سے خریدے گا؟ لیب ٹاپ کہاں سے خریدے گا اٹرنیٹ کابل کہاں سے دے گا؟ بجلی کابل کہاں سے دے گا؟ کیس کا بدل کہاں سے دے گا؟ ایسے سمجھیں جناب والا! ہم نے عملی طور

پر اب جب مہنگائی بڑھتی ہے آپ حکومت بلوجستان کی طرف سے مکمل خاموشی یا آپ کے شہری ہیں جب آپ مہنگائی کرتے ہیں آپ دوسری سروز کو یعنی جوانسان کی اور ضروریات ہیں تعلیم ہے، صحت ہے، اچھے کپڑے ہیں اچھی ادویات ہیں اچھا علاج ہے پینے کا صاف پانی ہے اپنے بچوں کی سیر و تفریح پوری دنیا میں یہ ساری چیزیں اب انسانی حقوق کا مسئلہ بن گئی ہیں انٹرنیٹ دنیا میں Human rights بن گیا ہے کہ اگر کوئی پر اختر نیک نہیں ہے تو آپ اسکا Human Rights access violate کر رہے ہیں تو آپ مجھے بتائیں کہ بلوجستان کے لوگ کیسے ترقی کریں گے یہاں پیروزگاری کیسے ختم ہوگی؟ یہاں غربت کیسے ختم ہوگی یہاں امن کیسے قائم ہوگا جو لوگ صرف اپنے پیٹ کی بھوک مٹانے کے لیے اپنی آمدن کا 70% خرچ کرتے ہیں بلوجستان میں اپنے 86% لوگ غربت کا شکار ہیں کس وجہ سے؟ اسی وجہ سے کہ اس حکومت نے کبھی بھی selected حکومت ہے کبھی بھی سنجیدگی سے یہ نہیں کہا کہ اس صوبے کے غریب الحال، شکستہ شکن یہ جو ہمارے لوگ ہیں جناب والا!... (مداخلت) ... ہمارے لوگ بھوک اور پیاس سے مر رہے ہیں اس کو، جناب والا! اب میں آتا ہوں پیروزگاری کی طرف۔ محترم نواب رئیسانی صاحب نے یہاں پر ایک تحریک استحقاق پیش کیا تھا سی پیک، ہی پیک کیا وہ قرارداد ہم ہی لائے تھے۔ اس میں یہ تھا کہ بلوجستان میں ہم نے بے روزگاری سے متعلق، بلوجستان میں صنعتوں سے متعلق، بلوجستان میں بھل کی فرائی یہ کیا چیزیں ہیں۔ جب ہم بولنے ہیں جناب والا! یہ ساری چیزیں automatically روزگار کے ذرائع ہیں، بیزار ہیں لوگوں کو روزگار دینے کے 10 ہزار لوگ بیٹھے ہیں یہاں یہ نوجوانوں کی بہت بڑی کثیر تعداد جناب والا! آپ دیکھ رہے ہیں اتنے خوبصورت شہزادے ہیں جن کی آنکھوں میں جا کر دیکھیں کہ ما تھے پر جو سوال ہیں خدا کی قسم کسی بھی ماں کے بچے کے پاس ان کے سوالوں کے ان کے ما تھے پر لکھے ہوئے سوالوں کے جواب نہیں ہیں۔ آواران سے تربت سے کچ سے بلیدہ سے خاران سے اور کچھ تو ایسے بیٹھے ہیں 10-15 سال نو کریاں کی انہوں نے جناب والا! ان کا نواہ چھین لیا گیا ہے۔ خود کشی پر مجھے messages آتے ہیں رات کے 2 بجے میں خود کشی کرنے جارہا ہوں میں فون اٹھاتا ہوں منتیں کرتا ہوں بھتی خدا کے لیے خود کشی مسئلے کا حل نہیں ہیں خود کشی نہیں کرنی ہیں لڑنا ہے پر امن طریقے سے جدوجہد کرنی ہیں اپنے حقوق کے لیے 10 ہزار لوگوں کا اُس دن پچھلی اسمبلی میں میں نے کہا W&C والوں کے آپ نے تنخوا میں بند کر دی ان کو ملازمت سے نکال دیا۔ یہاں پر ورنگ دی گئی آج تک جناب والا! اس پر کوئی بات نہیں ہوئی BDA کے ملازمین کی اُس دن ہم نے یہاں اُن کا مسئلہ اٹھایا ورنگ آپ نے دی کہ جناب والا! ان کی تنخوا میں کھول دی جائیں۔ بیزار ہیں تنخوا میں کھولنے کے، ان

کو کہا کہ ایک ہاتھ میں تنخواہ لدوسرے ہاتھ میں پھانسی کا پھندا ہے تو اگر آپ کو تنخواہ چاہیے تو پھانسی کا پھندا بھی گلے میں ڈالیں کیونکہ آپ گھر جائیں گے تو گھروالے ماردیں گے آپ کو۔ یادِ خود کشی کرنے گے تو وہاں ایک اجتماعی خود کشی کاسینٹر A & B میں گلو بل والوں کے لیے کھول دیں جناب والا! حکومت facilitate کرے۔ رسی بھی مہنگی ہو گئی ہے۔ مارنا ہے قوم کو تو اسکو جناب والا! باعزت طریقے سے انہی اداروں میں ماریں۔ اچھی گاڑیوں میں لے جاؤ ان کو فن دفن کرو اور آپ لوگ دنیا کو بتاؤ کہ یہ واحد صوبہ ہے جو اپنے انسانوں کو موت کا شکار بنارتی ہے یہ واحد صوبہ ہے جو اپنے لوگوں سے روزگار چھین رہا ہے۔ یہ واحد صوبہ ہے جو اپنے نوجوانوں کو بیرونی میں دھکیل رہا ہے یہ واحد صوبہ ہے جس میں 3 سال میں ایک اسکول تعمیر نہیں ہوا۔ یہ واحد صوبہ ہے جہاں ایک College بھی ڈیڑھ دو سال میں ساری چیز corruption کے شکار ہوئے۔ ساڑھے چھارب روپے کرونا کی مدد میں آئے جناب والا! کرونا تو ابھی تک یہاں پھر رہا ہے ساڑھے چھارب روپے اور چیف سینکڑی صاحب دونوں اس صوبے سے جو ہیں وہ اڑ گئے یہ جناب والا! کیسے، کیسے آپ بیرونی میں ختم کریں گے جس صوبے میں مار، دھاڑ، کرپشن، اقرباً پروری، سوال، جواب، احتساب کچھ بھی نہیں ہیں۔ Accountability, Transparency

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ ثناء بلوج صاحب آپ کا تامن ختم ہو گیا۔

جناب ثناء اللہ بلوج: جناب اسپیکر! نہیں جو مسئلہ خنک سالی کا ہے۔ سر میں خنک سالی پر دو منٹ مجھے بولنے دیں۔ خنک سالی پر بات کرلوں۔ جناب والا! آپ خود زمیندار ہیں جس طرح میں نے کہا کہ ہم بیرونی میں اسٹر امن و امان پر پڑھ رہا ہے۔ یہ دیکھیں آج جو ہم نے ایجاد کیا ہے wish 1 کے لوگوں کی پستہ نہیں خوش قسمتی ہے کہ ہم اپوزیشن میں ہیں یا ان کی بد قسمتی ہے کہ ان کو اچھے حکمران نہیں ملے ہیں بلوچستان والوں کو یہ سمجھنا چاہیے جناب والا! جس صوبے میں 3 سے 4 گھنٹے تک کے لیے بجلی نہیں ہو یعنی ورلڈ بیک کی 2018 کی رپورٹ ہے کہ بلوچستان، پورے پاکستان میں کوئی 50 ملین کے قریب لوگ بجلی سے محروم ہیں اور آپ کو ایک تازہ رپورٹ بتاؤں جو پرسوں DAWN اخبار میں چھپا ہے کہ پاکستان کا اس میں بھی ہیں پاکستان unexpected dilemma to much electricity title کے ساتھ بھلی ہے جس کے ساتھ بہت زیادہ اضافی بھلی ہے جیسا کہ اس کے ساتھ کریں کیا۔ یہ رپورٹ ہے اگر کہتے ہیں میں آپ کو نکال کر دیوں گا اسی کو base بنا کر آپ اسلام آباد والوں کو ایک خط لکھیں وزیر اعلیٰ صاحب نہیں لکھیں گے۔ میری طرح بہت شریف آدمی ہے کوئی اُس سے ناراض نہ ہو

جاءے۔ تو آپ وہ خط لکھ دیں اسپیکر ہونے کی حیثیت سے اس ممبران کے توسط سے ہم اپنا احتجاج record کروارے ہے ہیں اُس کو اس رپورٹ کے توسط سے لکھیں میں آپ کو سارا data دیروں گا، پاکستان میں اس وقت 35 ہزار میگاوات کے قریب بجلی پیدا ہو رہی ہیں جس میں سے جناب والا! 6 سے 7 ہزار میگاوات بجلی surplus ہے اور انکو یہ بجلی Job surplus ہوتی ہیں تو انہوں نے جو معاہدے کیے ہیں یعنی آپ اگر بجلی خرچ نہ بھی کریں تو آپ کو جہاں سے بجلی جتنی بھی اُس کا پیسہ آپ کو دینا پڑے گا۔ وہ اگر وو یے نہیں ہیں کہ اگر آپ بجلی استعمال نہیں کر رہے ہیں China کی مہربانی سے سی پیک کی مہربانی سے 12 سے 14 پرو جیکٹ آئیں۔ 2 پرو جیکٹ میں گوادر میں بننے تھے یہ پاکستان نے shelf کر دیے کہ cancel کر دیے کہ ہمارے پاس اب اضافی بجلی ہے یہ بات اس اسمبلی میں بھی کسی کو نہیں بتائیں گے وہاں گوادر کے رکن کو بھی کسی نے نہیں بتایا ہوا گا کہ جو کوئی نئے کے پرو جیکٹس تھے وہ سارے ختم کر دیے گئے کہ پاکستان کے پاس اضافی بجلی ہے۔ 10 مرتبہ میں یہاں بول چکا ہوں کہ خشک سالی سے نہیں کے لیے آپ کی حکمت عملی کیا ہے اگر آپ نے زمینداروں کو کم از کم پہلے 6 گھنٹے بجلی دی وہ آپ نے ختم کر دی 8 گھنٹے بجلی دی ختم کر دی۔ 10 گھنٹے دی ختم کر دی۔ آپ بلوچستان میں 10 سے 12 گھنٹے 15 گھنٹے بجلی بڑھائیں اگر اللہ تبارک و تعالیٰ کی جانب risk کا سال خشک سالی کا آیا ہے تو اُس کے لیے drought کرنا جو mitigate کہتے ہیں آپ inter droughts mitigation strategy کے بنائیں آپ mitigation کوئی ادھر بہت بڑی کافرننس بلائیں۔ آپ یہاں سارے اداروں کو بلائیں early warning کس نے جاری کی ہے اکیا wish کہ یہ early warning حکومت بلوچستان کی جانب سے ہوتا لیکن یہ فیڈرل گورنمنٹ کینٹ سیکرٹریٹ نے 18 فروری 2021 کو drought advisory یہ Number 1 چنانچہ جناب والا! لکھا ہے کہ Health predicted by Pakistan metallurgical department the country overall receive below normal, minus 38 % rain fall during October 2020 to January 2021. The main trust the trust was in Balochistan was یہ بلوچستان حکومت کو کرنا چاہیے تھا یہ in Balochistan 73% کم بارشیں ہوئی ہیں جو اس season میں بلوچستان minus 73 % میں ہوئی چاہیے تھی۔ اس کو بنیاد بنا کر بلوچستان کی کینٹ اور وہ جو ہیلی کا پڑھے یہاں کھلینے کھو دنے کے لیے

استعمال ہوتا ہے اس بھی کا پڑ میں کم از کم 15 سے 20 لوگوں کو بیٹھا کر اسلام آباد لے جاتے نہیں ہے تو ہمیں پیدل مارچ کرواتے ہمیں کہتے چلیں کہ اسلام آباد والے ہماری بات نہیں مان رہے ہیں ہم اُس سے اپنے بھلی کا حق لیں گے ہمارے ہاں خشک سالی آئی ہے، آنے والے 6 مہینے کے بعد یہاں سے بھوک، جناب والا! آپ ابھی بھی جائیں آپ موئی خیل کے رہنے والے ہیں موئی خیل میں پھر بھی بارشیں تھوڑی سی زیادہ ہوتی ہیں۔ ہمارے ہاں اللہ جانتا ہے مال مویشی خریدنے کے لیے کوئی تیار نہیں ہے یعنی والے ہزاروں کے تعداد میں ہیں کیونکہ اگر آپ مال مویشی خریدیں گے اُس کے لیے چار نہیں ہے اُس کے لیے گندم نہیں ہے اُس کے لیے اور جو غذائی چیزیں ہیں وہ نہیں ہیں جناب اسپیکر! ان حالات میں ایسے میں تو یہ سمجھتا ہوں ساری رات اس بحث کو آپ چلائیں آج ہر کسی کو کہیں کہ اپنے علاقے کا مسئلہ اور اپنے بھیڑ، بکریوں کا انسانوں کا نوجوانوں کا بیروزگاروں کا یہ سب کامنلہ لے آئیں تعلیم کا میں حیران ہوں پتہ نہیں اس اسمبلی کو جلد بازی کیا ہوتی ہے۔ ایک دن کا اجلاس ہے ختم کر دیں گے۔ ایجادہ ہم لائیں ہیں یہ تو میں لوگ اس طرح کی صورت حال ہوتی ہے وہ ساری رات سوتے نہیں ہیں اور یہاں پر سارا دن ہم جاگتے نہیں ہیں یہ تفریق ہوتا ہے۔ زندہ قوموں اور بے ادبی معاف مردہ قوموں کی قیادت کا کہ زندہ قوموں کی قیادت ساری رات جاتی ہیں اور جو مردہ قوموں کی قیادت خواب غفلت اور خواب خرگوش کا شکار ہوتی ہے تو جناب والا!۔۔۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: زابد بار بار اشارہ کر رہا ہے کہ مجھے موقع دو۔ مجھے موقع دو۔ آپ کا ساتھی ہے۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: جناب والا! کیونکہ زابد کے علاقے میں سب سے زیادہ خشک سالی ہے۔ خاران، واشک یہ سارے ہم لوگ جو ہیں خشک سالی سے سب سے زیادہ متاثر ہونے والے ہیں تو میں جناب اسپیکر! اضافی بھلی پاکستان میں پیدا ہو رہی ہے ہمیں نہیں مل رہا آج کی خبر ہے پاکستان میں اضافی بجٹ ہے سری لنکا ہمارے وزیراعظم صاحب گئے ہیں انہوں نے سری لنگا کو 50 ملین ڈالر دیا ہیں۔۔۔ (مداغلت)۔۔۔ تو 50 million ڈالرانہوں نے دیا ہیں پتہ نہیں ادھر ساری دنیا کی مدد کرتے ہیں لیکن ایک صوبہ ہمیں ٹرانسمیشن لائن دیدیں ہمیں گرڈ اسٹیشن دیدیں ہمارے زمینداروں کو 15 سے 18 گھنٹے بھلی دیدیں ہمارے گھر یا صارفین کی بھلی کا بل ختم کر دیں۔ خشک سالی جب آتی ہے میں آج سمجھتا ہوں کہ حکومت بلوچستان کے نمائندے ضیاء صاحب بیٹھے ہوئے ایک، دو۔ یہ اٹھ کر آج یہ بات کہیں کہ بالکل یہ فیڈرل گورنمنٹ کی رپورٹ ہے minus 73 % rainfall ہوا ہے بلوچستان میں اس کو مد نظر رکھتے ہوئے بلوچستان کی زمینداروں کی بھلی کے بل ختم۔ بلوچستان میں کھاد کی قیتوں میں 100% رعایت۔ بلوچستان کی زمینداروں کو نوچ فراہمی مفت بلوچستان کے شہزادے

بیرون گار سارے بیٹھے ہوئے ہیں 10 ہزار ان کی تینوں میں بحال۔ اور جو بیرون گار نوجوان ہیں انکو بیرون گاری الاونس دیا جائیگا۔ ایسی حکومت اگر فیصلہ کریں پسیے کا بندوبست ہم کر کے دیں گے۔ دودن کے لیے ہمارے ساتھ بیٹھیں آپ سیکرٹریٹ کے دروازے کھولیں۔ دل بڑا کریں ہم آپ کو امن و امان دودن میں برابر کر کے دیں گے یہ دنیا کا واحد خطہ ہے جہاں ایک کروڑ 20 لاکھ کی آبادی کے لیے 73 ارب روپے خرچ ہوتے ہیں ہر ایک کلومیٹر پر چیک پوسٹ ہیں لیکن ہر 2 کلومیٹر پر لاشیں بھی گر رہی ہوتی ہیں یہ مذاق بن گیا ہے اور کار ٹونوں کا صوبہ بن گیا ہے Tom and Jerry کا صوبہ بن گیا ہے۔ جناب والا! دنیا کے کسی صوبے میں دنیا کے کسی خطے میں ایسا نہیں ہو سکتا جو اس صوبے میں ہو رہا ہے۔ جناب والا! آپ باہر جا کر دیکھیں کہ عوام کی مذاق کر رہے ہیں آپ عوام سے جا کر پوچھیں کہ وہ کس صورت حال میں زندگی گزار رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ ثناء اللہ بلوچ صاحب۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: عوام سے جا کر پوچھیں کہ وہ کس صورت حال میں زندگی گزار رہے ہیں جناب اسپیکر میں چار چیزوں پر آپ کی توجہ چاؤں ہونگا آپ اس پر رولنگ دیس یا ایک فلم کی بلوچستان کے عوام پر شفقت کریں حکومت نے نہیں کرنا ہے نمبر 1 امن و امان کے حوالے سے جو مسائل ہیں ہم نے چیک پوسٹوں کے خاتمے کی بات کی انکو ختم کیا جائے اور آپ یہ رولنگ دیدیں کہ 73 ارب روپے جو امن و امان کی صورت میں خرچ ہوتے ہیں اس کی تمام تر تفصیلات اس اسمبلی میں پیش کی جائیں کہاں ڈیزیل میں پیٹروں میں سیکورٹی پر الاونس پر کہاں جا رہے ہیں؟ کیوں امن نہیں آرہا اس پر آپ ایک debate initiate کروائیں یہ حکومت کو کرنا چاہیے تھا دوسری بات یہ ہے جو trilateral commission میں نے کہا کہ ایران ہمارا دوست ملک ہے پاکستان کی وزارت خارجہ، ایران کی وزارت خارجہ یا بلوچستان کی نمائندوں پر مشتمل ایک سہ فریقی کمیشن بنائیں تاکہ جو حالات کشیدہ ہوتے جا رہے ہیں ان کو قابو میں لاایا جاسکے تاکہ بلوچستان کے لوگ امن سے سکون سے اپنے آبادا جداد کا جو تجارت تھا سرحدوں کے ساتھ ساتھ اُس کو جاری رکھ سکیں۔ تیسرا بات جناب والا! آپ آج کم از کم یہ کہیں کہ ایک لیٹر لکھا جائیں گا حکومت بلوچستان کو کہ drought فیڈرل گورنمنٹ نے confirm کیا ہے کہ drought کی advisory surpluses بھی ہے ہمارے زمینداروں کی بھلی کے تمام بل معاف کر دیئے جائے بھلی کے گھنٹے بڑھادیئے جائیں زمینداروں کو کھاد جو ہیں وہ subsidize rate پر فراہم کیے جائے۔ گھمے بانوں کے مویشیوں کے لیے خصوصی پیکنیک کا اعلان کیا جائے۔ آخری جناب والا! یہ نوجوان سارے بیٹھے ہوئے ہیں جناب والا! جو دس ہزار ملاز میں کی تینوں میں بند ہیں

اُس دن بھی میں نے یہی بات کی C&W کے ملازمین کی تنخوا میں کھول دی جائے BDA کے ملازمین کی لیڈری ہیلائٹ ہو رکر زکی اور گلوبل پارٹنر شپ کے ٹیچرز کی اور ساتھ میں یہ بھی advisory جاری کریں جناب والا! تنخواہ دیتے وقت چھائی کا پھندہ اُن کو نہ دیں یہ دنیا کے کسی بھی قانون میں نہیں ہیں اُن کو آپ allow کریں کہ وہ اپنی تنخواہ لیں۔ اور باقی جو فیصلہ cabinet کرے گی دوسرے ادارے کریں گے اُس فیصلے کو سرخ تسلیم کریں گے شکریہ جناب اسپیکر thank you very much

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ شناہ، بلوچ صاحب، عبدالواحد صدیقی صاحب۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی سردار کھیتر ان صاحب۔

سردار عبدالرحمن کھیتر ان (وزیر برائے محکمہ خوراک): جناب اسپیکر صاحب حاجی عین اللہ شمس صاحب ہمارے پرانے وزیر صحت گیلری میں تشریف رکھتے ہیں میں اُن کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ہمارے نئے ممبر آغا صاحب جو تشریف لائے میں اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کی طرف سے ان کو اس ایوان میں خوش آمدید کہتا ہوں اور مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ ابھی مجھے ایک جو ق کسی کی طرف سے آیا میں بول دوں۔ آپ لوگوں کے کام کا جو ق ہے۔ ادھر کسی کا نام لایا ہے میں نام نہیں لوں گا۔ کہتا ہے باونگ کیلئے آئے امپائر کو کراس کیا گیند کی۔ گیند ہوا میں بلند ہوئی ایک ارب درختوں کے اوپر سے گزرتی ہوئی ایک کروڑ نوکریوں کا کنارہ لیا۔ پچاس لاکھ گھروں کو چھوٹی ہوئی کھٹے کے سر پر لگنے کے بعد مرغیوں کے انڈے توڑتی ہوئی گیند سیدھی لٹکرخانے میں کھانا کھا کر 350 ڈبوں میں جا کر ڈوب گئی۔ thank you very much

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی عبدالواحد صدیقی۔

حاجی عبدالواحد صدیقی: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب اسپیکر صاحب آپ کی بڑی مہربانی تو میں سب سے پہلے محترم جناب عزیز اللہ آغا صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں کہ وہ آج ہمارے اس مقدس ایوان کے رکن بننے ہیں۔ امید رکھتا ہوں کہ وہ عوام کی صحیح نمائندگی کا حق ادا کرتے ہوئے ان کی ترجمانی کریں گے۔ اور ساتھ ساتھ میں محترم جناب عین اللہ شمس صاحب کو خوش آمدید کہتا ہوں جو ہمارے سابق وزیر صحت ہے۔ جناب والا! میں نے ایک تحریک التواء پیش کی تھی جو کہ آج table نہیں ہوا ہے۔ خیر چونکہ یہاں وہ بھی امن و امان کے حوالے سے تھا۔ چونکہ یہاں اچنڈے میں یہ شق موجود ہے۔ تو اس حوالے سے میں اپنا حلقة انتخاب جس کا ایک حلقة ہے توبہ کا کڑی تھوڑا سا اُن کا حال احوال آپ کے توسط سے ایوان اقتدار کے دوستوں کے سامنے کھوں گا۔ شاید کہ میری بات دل میں اُتر جائے۔ امید رکھتا ہوں کہ لاگو صاحب بیٹھے ہیں امید رکھتا ہوں کہ ہمارے اس دیرینہ

مسائل پر وہ توجہ بھی دینے گے۔ جناب اپنے صاحب! جب سے یہ حکومت بنی ہے تقریباً 2017 سے لیکر آج تک توبہ کا کڑی جو کہ 6 یونین کو نسل پر مشتمل ہے ان کے سرحدات تقریباً افغانستان سے، قلعہ عبد اللہ سے، ژوب سے اور قلعہ سیف اللہ سے لگتی ہے۔ 50 ہزار نفوس کی آبادی ہے۔ ان کے روزگار کا زیادہ تر انحصار معشیت کی گلہ بانی باغات اور زراعت پر ہے۔ لیکن ان تین سالوں میں پتنہ نہیں یہ علاقہ جو من کا گھوارہ تھا کس کی نظر لگ گئی کہ آج وہاں ڈاکوں کا راج ہے۔ ان تین سالوں میں تقریباً کوئی آٹھ بندے مارے گئے ہیں۔ آج تک یہ بھی پتہ نہیں چلتا کہ مارتے کون ہیں یہ لوگ کہاں سے آتے ہیں؟ اور کیوں مارتے ہیں اس کو؟ یہاں تک کہ اس علاقے میں کوئی 25 سو کے لگ بھگ درخت یعنی پھل دار درخت کاٹے گئے ہیں۔ اور چونکہ وہاں بجلی کی کوئی سہولت نہیں ہے۔ ان لوگوں نے اپنی مدد آپ کے تحت اپنے ٹیوب دیل وہ سولانز جی کے توسط سے چلا رہے ہیں۔ لیکن کوئی 17 عدد ٹیوب دیل بلکہ 25 عدد کی حد تک ان بیچاروں کے وہ بھی اٹھا کے لے گئے چور۔ اور ان کی جو انحصار ہے وہ ٹیوب دیل کے ذریعے ہیں اپنے باغات کو پانی دے رہے ہیں کوئی 17 بوراؤں کو بالکل مٹی سے بھر دیئے گئے ہیں۔ اور اسی طرح سیکٹروں مال مویشی چراکے لے گئے۔ جس کے بروقت ہم نے متعلق انتظامیہ کے سامنے ہم نے اپنی بات کو رکھی نہ اسی کو اللہ نے یہ توفیق دی کہ وہ جا کے visit کر لیں۔ معلوم کر لیں کہ یہ کیا ماجدہ ہے۔ ڈی سی صاحب ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے ہیں۔ بار بار ان کو ہم نے اس کا نوٹس دیا ہے کہ خدا کا خوف کرو جا کے ان لوگوں کا کوئی حال پر سان حال کرو۔ لیکن آج تک ان کو یہ توفیق نہ ہوئی۔ یہاں تک جب اُس نے visit کی ہے خود جا کے ایک دن گیا تھا لیکن ان کے ہوتے ہوئے وہاں سے بندوں کو انخواء کیا گیا۔ گاڑیاں چوری ہوئی ہیں تو ہمیں شک پڑتا ہے کہ ہمارے انتظامیہ ضلعی انتظامیہ ان ڈاکوؤں کی سرپرستی کر رہے ہیں۔ ورنہ ہمیں رپورٹ دیتے ہیں کہ فلاں فلاں شخص وہ چور ہے اس کا ساتھی ہے۔ لیکن اگر ان کو معلوم بھی ہے تو پھر اس کو کیوں گرفتار نہیں کیا جاتا ہے؟ گرشنہ نوں کوئی 20 فروری کو لوگ آتے ہیں کسی گھر پر وہ ڈاک ڈالتے ہیں وہاں سے بھی بندے نکلتے ہیں آپس میں فائزگ ہوتی ہے تو گھر کے دو بھائی شہید ہوتے ہیں وہاں ایک ڈاکو مارا جاتا ہے وہ مسلم باغ کا نکلتا ہے تجھرو عافیت ان کو لیکے جاتے ہیں لیکن آج تک وہاں کوئی گرفتاری نہیں ہوئی ہے۔ اور آج تو نوبت یہاں تک پہنچ کے لوگ ڈر کے مارے FIR تک نہیں درج کر سکتے ہیں۔ وہ ڈر رہے ہیں کہ اگر ہم نے FIR کٹوادی تو پھر ہمارا بھی خیر نہیں ہے۔ لہذا اس معزز زایوان کے توسط سے آپ کے توسط سے میں ضیاء لاگو صاحب سے گزارش کروں گا کہ اس علاقے کا فوری نوٹس لے لیں، ڈی سی کیوں نہیں جاتے؟ اے سی کیوں وہاں نہیں جاتے؟ کون لوگ ان کو روک رہے ہیں۔ ابھی ڈاکے جو پڑ رہے ہیں اور بندے معلوم ہیں

کیوں گرفتاریاں نہیں ہو رہی ہیں۔ لوگوں نے احتجاج کیا ہے ان کے خلاف پر لیس کا فنڈس کیا۔ لیکن تب بھی وہ آرام سے بیٹھے ہوئے ہیں۔ لہذا آج میں اس ذمہ دار فورم کے توسط سے یہ مردہ انتظامیہ جو AC اور DC کی صورت میں ہیں گزارش ہے کہ اس کو مکمل اسکم ہمیں معاف کر دیں اگر یہ اچھے بندے ہیں تو کیا اور بھی حق رکھتا ہے ان کے ہاں بھجوادیں۔ اگر برے ہیں تو ہم نے ٹھیک نہیں اٹھا کر کھا ہے کہ ہمیشہ دوسال سے ہمارے اوپر مسلط ہیں ان کو ہٹایا جائے فوری طور پر۔ اور ان لوگوں کا دفاع کیا جائے۔ میں نے بار بار اس علاقے کی محل وقوع جہاں واقع ہوا جس طرح میں نے آپ کے سامنے بیان کیا ہے کہ اس سے مختلف سرحدات ملتے ہیں افغانستان کے قلعہ عبداللہ، ثروب اور قلعہ سیف اللہ کے۔ وہاں اے سنی نہیں بیٹھتا۔ تو میں نے اُس کی آبادی کو اُس کی سرحدات کو منظر رکھتے ہوئے دو دفعہ تفصیل کا درجہ دینے کی پوری کارروائی مکمل کر کے جام صاحب کے ٹیبل تک پہنچا دی ہے لیکن عبدالخالق ہزارہ صاحب تو فرماتے ہیں کہ ہماری صوبائی حکومت کا روشن دور ہے۔ ہمیں انہی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جب آپ 50 ہزار بندوں کو تحفظ نہیں دے سکتے ہیں۔ ان کی ماں مویشی کو تحفظ نہیں دے سکتے ہیں ان کے باغات کو آپ محفوظ نہیں بناسکتے تو آپ کی کس طرح کی حکومت ہے۔ جناب والا! یہ لوگ اس پریشانی میں بتلا ہیں کہ ہمیں روڈ نہیں چاہیے، بجلی نہیں چاہیے ہمیں سکول نہیں چاہیے کم از کم خداراء ہماری حفاظت فرمائی جائے۔ ہماری حفاظت کی جائے۔ ان کے جتنے بھی یویز ایکار ہیں۔ ایک یادوختانے وہاں موجود ہیں لیکن ان بچاروں کا پھر مسئلہ یہ ہے کہ وہ ڈی سی صاحب کے لئے کمار ہے ہیں اور اے سنی صاحب کے لئے کمار ہے ہیں۔ جو وہاں بارڈر سے کچھ کابلی گاڑیاں آ رہی ہیں ان سے پیسے وصول کر کے اپنے ڈی سی اور اے سنی صاحب کو پہنچا رہے ہیں انکی اور کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔ کسی چور کو وہ نہیں پکڑ سکتے ہیں نہ ان کو ڈی سی اور اے سنی صاحب کی طرف سے اجازت ہے۔ لہذا ہمارے اس دریہ میں پر توجہ دی جائے اور فوری اس کا کوئی حل نکالا جائے کسی حد تک میں بتا دیتا ہوں کہ شاء اللہ ولد ولی محمد یا اُسی علاقے کا بندہ ہے اُس کو قتل کیا گیا، ریفع اللہ ولد فتح محمد یہ بھی اُسی علاقے کا بندہ ہے اس کو بھی قتل کیا گیا ہے۔ سفر محمد ولد غلام دشیر یہ بھی اُسی علاقے کا بندہ ہے اُس کو قتل کیا گیا۔ مولوی عصمت اللہ ولد محمد حبیم اس سے بھی موڑ سائکل لیکر ان کو قتل کیا گیا۔ محمود خان ولد خدا سیداد ان کے گھر پر کسی نے حملہ کر کے ان کو اور ان کے بھائی حمید اللہ کو قتل کیا اور ایک حیات اللہ بھی قتل ہوئے جو مسلم باغ کا بتایا جاتا ہے۔ تو ازراہ کرم آج اس فلور کے توسط سے جام صاحب اگر نہیں ہیں سردار صاحب موجود ہیں، ضیاء صاحب موجود ہیں۔ کم از کم ہماری اس آواز کو وہاں تک پہنچا میں کہ کب تک یہ لوگ لاشیں اٹھاتے رہیں گے اور اپنے مال مویشیوں سے ہاتھ دھوتے رہیں گے۔ اپنے باغوں کو کاٹتے اور دیکھتے رہیں گے کم از کم اس کا فوری کوئی

نوٹ لیا جائے آج تک ہم نے عوام کو روکے رکھا ہے۔ اگر کل ان کے سر پر ہاتھ نہیں رکھا جاتا تو اللہ پورا ضلع جام کر دیتے۔ لہذا مہربانی کر کے یہ ماحول کو اس حد تک نہ پہنچائیں کہ وہ آپ کے ہاتھ سے نکل جائے۔ میری اتنا ہی گزارش ہے مہربانی کریں اس پر فوری توجہ دی جائے اور کم از کم اگر کچھ نہ ہو سکے تو متعلقہ اے سی اور ڈی سی کوفوری فارغ کیا جائے تاکہ ان سے ہماری جان تو حچھوٹ جائے۔ مہربانی آپ کی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ صدیقی صاحب۔ احمد نواز۔

جناب احمد نواز بلوچ: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب اسپیکر شکریہ۔ سب سے پہلے میں اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کی طرف سے عزیز اللہ آغا کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اس امید کے ساتھ کہ اس حلقے کی جو بھی نمائندگی آغا صاحب کریں گے۔ جس دن وہاں وطنگ ہو رہی تھی۔ جس طریقے سے وہاں لوگ نکلے اور جو خواتین وہاں کی عوام وہاں کے قبائلی عوام دین، وہاں کے علماء نے جس محنت اور جس لگن سے آپ کو جوتا یا۔ آج پہلی تقریر میں آپ نے انکا حق ایک حد تک نمائندگی کر کے دکھایا۔ آغا صاحب آپ کے آنے سے اس اسمبلی میں ایک قد آور شخصیت ایک عالم اور ایک دیرینہ سیاسی کارکن کے اس اسمبلی کی رومنگ بڑھی ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ آپ اور آپ کی جماعت کو اللہ استقامت دے کہ آپ بلوچستان کی صحیح معنوں میں نمائندگی کریں۔ جناب اسپیکر! آج تو ساری تقاریر شناہ بلوچ اور نصر اللہ ذیرے بھائی نے کری۔ چون بارڈر کا ذکر ہوا اس سے پہلے بھی وہاں لاشیں گری۔ وہیں ایک دھماکے سے دوسرے دھماکے تک جیسے شناہ بلوچ نے کہا کہ وہی ہمارا من و آمان ہے۔ ایران بارڈر پر جو بھی واقعہ ہوا ہے اُس کی ہم مذمت کرتے ہیں وہاں جن انسانوں کی بلوچ عوام کی قتل ہوئی ہے پاکستان کی گورنمنٹ اور ایران کی گورنمنٹ مل بیٹھ کے اس مسئلے کا حل نکالیں۔ انڈیا کے ساتھ ہماری LOC پر بات ہوتی ہے۔ مختلف واقعات وہاں رونما ہوتے ہیں مگر ایران بارڈر پر اتنا بڑا واقعہ ہوا۔ ہمارا بھی فرض بتتا ہے ہمارے ملک کا کہ اس مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کریں۔ وہاں جو یروزگار لوگ ہیں اتنے دنوں سے۔ وہاں کے لوگ اپنی دن بھر کی کمائی یا اپنے بچوں کیلئے کمائی کر کے لے آتے ہیں وہاں چند دنوں سے بارڈر وغیرہ بند ہے۔ وہاں کشیدگی کا عالم ہے اس کو سفارتی سطح پر حل کرنے کی کوشش کی جائے۔ جناب اسپیکر! یروزگاری ظاہر ہے ہمارے صوبے میں یروزگاری عام ہے۔ یروزگاری سے مراد ہم بھاگ کے اپنے نئے بندوں کو روزگار دیں جو بندے ہمارے روزگار پر تھے اُن کو بھی نکالا جا رہا ہے۔ سی اینڈ ڈبلیو کے ہمارے نوجوان ہمارے وہ سفیدریش جو کتنے دنوں سے وہ احتجاج کر رہے ہیں خود سوزی کرنے کی بھی انہوں نے کوشش کی مگر آج تک ہماری گورنمنٹ سائیڈ سے جو بھی کمیٹی بنی ہے اُس کا ابھی تک ایک اجلاس بھی نہیں ہوا ہے۔ اگر اُن کو تسلی دینے

کیلئے بھی اس کا اجلاس کریں، جب تک وہ اجلاس نہیں ہوتا۔ اُن کو وہ تنخواہ تو دی جائے تاکہ اُن کے گھر میں جو فاقہ ہیں اُن کے بچوں کا ظاہر ہے ہم بھی بچوں والے ہیں۔ اُن کے گھروں میں جو فاقہ ہیں تو ظاہر ہے ہم بھی بے چین ہیں اُن کے لئے ساری عوام بے چین ہے وہ ہزاروں کی تعداد میں ہیں جناب اپیکر! وہ اس ٹائم پر لیں کلب کے سامنے ایک دیکھیپ لگا کر بیٹھے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ میٹرو پولیٹن میں ایک ایسا ایڈمنیستریٹر آیا ہے جناب اپیکر! جو فرعون بننا ہوا ہے۔ جو بھی اُس سے approach کرتا ہے even وہاں ہمارے منشیر صاحب BAP پارٹی سے ہیں اُسکی بات بھی وہ نہیں مانتا میں نے سی ایم ہاؤس کے ذریعے appointment ہنس نے کہا کہ میں سی ایم کا مانتا ہوں کسی اور کانہیں مانتا ہوں۔ جناب اپیکر! یہ کہاں کا انصاف ہے وہاں 1987ء میں ملازمین بھرتی ہوئے ہیں لیکن اُن کے اوپر 2006 یا 2005ء کے بندے کو بیٹھایا جاتا ہے یا اُن سے کام لیا جاتا ہے جناب اپیکر! وہ لوگ بھی تادم مرگ بھوک ہڑتال پر بیٹھے ہیں۔ اسی طرح جناب اپیکر! جو نیز ٹیچر جو باقی صوبوں میں وہ 16 گریڈ پر کام کر رہے ہیں اور ہمارے صوبے میں ابھی تک وہ گریڈ 14 میں کام کر رہے ہیں۔ جناب اپیکر! یہ کہاں کا انصاف ہے کیا ہمارے لوگ باقی صوبوں کے لوگوں سے کم ہیں کیا؟ وہ بھی دن رات جی ڈی ایم ہے، جی ٹی اے ہے جو بھی ہیں وہ ملازمین بچارے وہ بھی بھوک ہڑتال پر بیٹھے ہیں اُن کی بھی دادرسی کی جائے اور جناب وزیر تعلیم سے درخواست ہے کہ اُن سے بھی میں۔ جناب سردار صالح صاحب اس وقت نہیں ہیں لیکن جو میٹرو پولیٹن کے دوست بیٹھے ہیں اُن کے پاس جائیں وہ بھی بھوک ہڑتال پر ہیں کل بھی دو بندے ان میں سے بے ہوش ہو گئے تھے وہ ہسپتال اُن کو لے گئے۔ اسی طرح ہمارے سی اینڈ ڈبلیو کے دوست بیٹھے ہیں کچھ دن بعد اُن کے ارادے ظاہر ہے وہ فاقہ پر ہیں کچھ اور نہ کر بیٹھیں جناب اپیکر! اُن کا بھی یہ مسئلہ حل کیا جائے۔ خلک سالی ہمارے صوبے میں ہر پانچ سال یادیں سال بعد آتی ہے۔ جناب اپیکر!

کل یا پرسوں ہم قلعہ عبداللہ گئے تھے یقین کریں جن علاقوں کو ہم نے اپنے پانچ یا چھ سال پہلے دیکھا تھا ہمیں تو رونا آگیا۔ جو میزی آڈے کامیں نے علاقہ دیکھا۔ جو چند سال پہلے میں نے دیکھا تھا وہاں باغات شادابی بھی ایسا لگا مجھے کھنڈرات، یقین کریں ایسے ہی ہمارے مستونگ کا علاقہ ہے۔ جناب اپیکر کل یا پرسوں ہم قلعہ عبداللہ گئے تھے یقین کریں جن علاقوں کو ہم نے اپنے پانچ چھ سال پہلے دیکھا تھا ہمیں تو رونا آگیا جو میزی آڈے کامیں نے علاقہ دیکھا جو چند سال پہلے میں نے دیکھا تھا وہاں باغات شادابی ابھی ایسا مجھے لگا کھنڈرات یقیناً ایسا ہی ہمارے مستونگ کا علاقہ ہے دشت ہے اپنی بیوی بیٹھے ہیں وہاں پہلے گلہ بانی ہوا کرتی تھی وہ بارڈر جاتے تھے ابھی وہاں بھی فیز لگنے کے بعد وہاں بارشیں نہیں ہوئی ہیں اور وہ بھی مجبوراً اپنی بھیڑ کریاں فروخت

کرنے پر مجبور ہوئے ہیں ایسے ہی ہمارا خضدار کا علاقہ ہے نصیر آباد ہے کچھی ہے جناب اپیکر گورنمنٹ اس مسئلے کو سنبھیگی سے حل کرے اور آنے والے دنوں میں جور پورٹ آئی ہے ہمارے وفاق کی طرف سے جناب اپیکر اس کو سنبھیگی سے لیا جائے وفاق ایسے رپورٹ شائع نہیں کرتی اگر ہمارے صوبے میں لوگ خواب خرگوش میں ہیں مگر ہم حزب اختلاف کے دوست بلوچستان کی عوام ہم معزز ایوان کے تھرو آپ کے نوٹس میں لارہے ہیں کہ صوبے میں ایک بہت بڑا Drought Season کا آرہا ہے جناب اپیکر آپ اپنی رولنگ دیس جو شاء بلوج نے کہا کہ اگر آپ رولنگ دیس گے کرنے والا خدا ہے انشاء اللہ ہم آپ کے ساتھ ہیں بہت شکریہ جناب اپیکر۔

جناب ڈپٹی اپیکر: شکریہ جناب احمد نواز بلوج صاحب، میرزا بدر یکی صاحب۔

میرزا بدر علی ریکی: بسم اللہ الرحمن الرحيم - Thank you جناب چیئرمین صاحب، میں آج اپیکر صاحب Sorry Thank you اپیکر صاحب میں آج عزیز اللہ آغا کو دل کی گہرا یوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور خاص طور پر ہمارے پی ڈی ایم کے جتنے ہمارے اتحادی تھے ان کا بھی مشکور ہوں جنہوں نے اس ایکشن میں ہمارا ساتھ دیا جناب اپیکر صاحب ایران میں پہلے ہمارے بلوجوں کی تقریباً 30 لاشیں گردی ہیں جناب اپیکر صاحب ایران جوزا ہدان ہے زاہدان سے لے کر خاش، خاش سے لے کر سراوان، چاہ بہار، ایران شارجوسیتان بلوچستان ایران اس کو کہتے ہیں جناب اپیکر صاحب یہ میرے بارڈر سے نزدیک ہے میں نے بہت سی جگہیں ایران کی Visit بھی کی ہیں ہمارے بلوج وہاں پر رہتے ہیں بارڈر کے لوگ ہیں یہ جو واقعہ ہوا ہے جناب اپیکر صاحب یہ واقعہ سارے بے روزگاری کی وجہ سے یہ پیڑوں، ڈیزیل یا جو بھی ہو بارڈر پر ان لوگوں پر وہاں فائزگ ہوئی ہے اور سیستان بلوچستان جو ایران کا شہر ہے وہاں پر سارے بلوج نکلے ہیں ایران ہمارا ہمسایہ ملک ہے جناب اپیکر صاحب ایران ایک پر امن علاقہ ہے ہم ایران گورنمنٹ سے پر زور اپیل کرتے ہیں کہ یہ جو بندے شہید ہوئے ہیں جناب اپیکر صاحب ان لوگوں کے لئے ایک کمیٹی بنی ہے ان لوگوں میں تصور وار جو بھی ہے وہاں پر ان لوگوں کو عدالت کے کھرے میں لا کر جنہوں نے جرم کیا ہوا ہے ان لوگوں کو سزا ملنی چاہئے جناب اپیکر صاحب جو ہماری اپوزیشن نے اسمبلی اجلاس کے لئے Requisition دی تھی بلوچستان کی امن و امان کی صورتحال کے بارے میں جناب اپیکر صاحب کشمیر ڈے تھا پورے پاکستان میں خاص طور پر ہمارے قائد مولانا فضل الرحمن نے تمام ڈسٹرکٹس، تحصیل میں اپنی ریلیاں بھی نکالیں کشمیر کی عوام کے لئے مگر اس دن جب یہ ریلی نکلی کوئی سے واردات ہوئی یہ سارے اندھیا اور راء کے ایجنت یہ کر رہے ہیں اس ریلی میں سردار کمال خان بنگلوڑی جیسے قد آور شخصیت اس کی ریلی یہاں سے گزر رہی تھی جس پر حملہ ہوا اس کی میں پر زور مدد ملت کرتا

ہوں جناب اپیکر صاحب اور خاص طور پر ہمارے فنڈر صاحب بیٹھے ہیں ضیاء لانگو صاحب ایک نوجوان ایک مدرس ایک بہادر سیاست دان ہیں (ڈیک بجائے گئے) پلیز ضیاء جان صاحب بلوچستان کی امن و امان میں آپ دن رات کوشش کر رہے ہیں ہم آپ سے یہی امید توقعات کرتے ہیں کہ آپ اس بلوچستان میں امن و امان برقرار رکھیں اور الحمد للہ پہلے جو بھی ہوا ہے آپ الحمد للہ کے فضل و کرم سے آپ کی خوبیاں بھی ہیں جتنا وس آپ کا ہوا ہے آپ نے کشوں کیا ہوا ہے باقی جو انڈیا ہے جو، راء ہے جو وہ کر رہے ہیں پاکستان اور بلوچستان میں تو اس کو کوئی روک بھی نہیں سکتا ہے جناب اپیکر صاحب اس میں ہمارے ہوم فنڈر کو آپ قصور وار نہ سمجھیں یہ اسکے بس سے باہر ہے جناب اپیکر صاحب کیونکہ انڈیا وہ دشمن ہے کہ پاکستان کو کبھی وہ برداشت نہیں کر سکتا اسکی آنکھ پورے بلوچستان کے سب جگہوں پر گلی ہے چاہے وہ گودار ہو چاہے وہ آپ کاسی پیک ہو چاہے وہ جدھر بھی ہو جائے وہ بلوچستان کو پر امن نہیں چھوڑے گا۔ جناب اپیکر صاحب، بات آگئی بے روزگاری اور مہنگائی میں جناب اپیکر صاحب آپ مجھ سے اپنا دل خراب نہ کریں۔ ایک خان صاحب کو ملک میں بیٹھایا ہوا ہے ---- (مداخلت) جناب اپیکر صاحب خان صاحب جب سے آیا ہوا ہے اس ملک میں اس نے پہلے کیا کیا باقی میں کیں کنٹینر پر کھڑے ہو کر میں لاکھوں کے حساب سے نوکریاں دوں گا گھر بناؤں گا مہنگائی کو ختم کروں گا کہاں گئے وہ مبین صاحب یہ سلیکٹڈ کہاں گئے یہ باقی میں کیا کیا عوام ساری رو رہی ہے مبین صاحب سلیکٹڈ عمران خان اس ملک میں تباہی مچا رہے ہیں وہ اس ملک کا بیڑہ غرق کر دیں گے یہ ملک جناب اپیکر صاحب یہ ملک اس طرح نہیں چل سکتا ہے جناب اپیکر صاحب مہنگائی غریب لوگ کہاں جائیں آپ اندازہ لگائیں پیڑوں، ڈیزیل چینی آٹا پہلے ہی دیکھیں اور آج دیکھیں کیا کیا ہو رہا ہے اس ملک میں اور بے روزگاری کا جناب اپیکر صاحب سی، اینڈ، ڈیلیو کے ہمارے 361 ملازمین کو چیف سیکریٹری صاحب فضیل اصغر صاحب پتہ نہیں کہاں سے اس کو اٹھا کے پیرا شوٹ میں لا کر بلوچستان کا چیف سیکریٹری بنا دیا گیا ہے جناب اپیکر صاحب اس نے ایک قلم سے 361 بی اینڈ آر کے ملازمین کو بطرف کیا۔ 10 سال سے جناب اپیکر صاحب یہ لوگ تنخواہ لے رہے تھے اس دن کمیٹی میں بیٹھے میں نے عارف صاحب سے بھی یہی کہا کہ خدارا آپ اور ملازمت نہیں دیتے ہیں اس بلوچستان میں اس بلوچستان کی عوام کے ساتھ ان بے روزگار اس نوجوانوں کے ساتھ کیوں ظلم کر رہے ہیں ان لوگوں کو کیوں نوکریوں سے فارغ کر رہے ہیں جناب اپیکر صاحب یہ حال ہے بلوچستان کے نوجوانوں کا۔ بلوچستان کے غریب عوام نے کیا گناہ کیا ہوا ہے آپ نے توہراوں نوکریوں کا وعدہ کیا تھا نوکری کہاں چلی گئیں آپ نے کہا کہ میں بلوچستان کو کہاں کہاں لے جاؤں گا کافی ہیں روڈز ہیں ہسپتال ہیں اسکوں ہیں کدھر ہیں کچھ بھی نہیں ہے

سوائے جناب اپیکر صاحب کچھ حلقوں میں 12 ارب کی پی ایس ڈی پی ان لوگوں کو مل رہی ہے باقی جو اپوزیشن کے ممبران ہیں سارے بیٹھے ہیں یہ سارے رورہے ہیں یہ لوگ بھی عوام سے جناب اپیکر صاحب ووٹ لے کر آئے ہیں ان لوگوں نے عوام سے وعدہ کیا ہوا ہے ہم آپ کو بھی ہم آپ کو روڑ زہم آپ کو ملازمت ہم آپ کو ٹرانسفر مرہم آپ کو کیا نہیں دیں گے ہم لوگوں نے وعدہ کیا ہے مگر ہمارے ساتھ یہ حالت ہے یہ کرسیاں دیکھیں جناب اپیکر صاحب کاش کہ آج سی ایم صاحب یہاں پر بیٹھ کر ہمارا جواب دے دیں آخر ہم لوگوں نے گناہ کیا کیا ہے ہمیں عوام نے ووٹ دے کر بھیجا ہے جناب اپیکر صاحب ہم سلیکٹیڈ نہیں ہیں ۔
(ڈیک بجائے گئے)

هم Elected ہیں جناب اپیکر صاحب عوام نے ہمیں ووٹ دے کر بھیجا ہے مرتبہ دم تک عوام کی آواز اس اسمبلی میں آپ دیکھیں گے ہم انشاء اللہ کہیں بھی نہیں چھوڑیں گے روڈ پر بھی نکلیں گے روڈ تک بھی جائیں گے انشاء اللہ اسلام آباد تک بھی جائیں گے جناب اپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی اپیکر: ریکی صاحب ذرا مختصر کریں۔

میرزا بدعلی ریکی: جناب اپیکر صاحب ہم اپوزیشن کے لوگوں نے کیا گناہ کیا ہے ہمارے ساتھ کیوں اس طرح ہو رہا ہے جناب اپیکر صاحب فضیل اصغر کرونا کی مد میں 7 ارب اٹھا کر لے گیا خدا راتھیقات کریں اور اس کو جیل بھیج دیں اس چیف سینکڑی کو نیب کہاں سورہا ہے جناب اپیکر صاحب یہ نیب بلوچستان میں بالکل نہیں ہے نیب بیٹھا ہوا ہے نیب ایسے ہی کچھ بندے جو بات کریں اس پر بات ہاتھ ڈالتا ہے۔ میں نے اپنے ڈسٹرکٹ اپنے حلقة میں اتنے ثبوت نیب کو دیئے ہوئے ہیں آج تک یہ دو سال ہیں نیب سوئی ہوئی ہے خاص کر سی اینڈ ڈبلیوڈیپارٹمنٹ میں جو واشک میں جو کرپشن ہوئی ہے جناب اپیکر صاحب میں نے پروف نیب کو دیا ہوا ہے مگر آج تک دو سال ہو رہے ہیں نیب بالکل واشک میں نہیں آ رہا ہے میں پروف دکھاتا ہوں میں علاقے کا عوامی نمائندہ ہوں اربوں کے حساب سے واشک میں کرپشن ہوئی ہے اسی طرح بلوچستان میں ہوئی ہے مگر نیب نہیں ہے پتہ نہیں کیا وجہ ہے نیب کیوں سورہی ہے نیب کو کس وجہ سے یہاں بیٹھایا گیا ہے ہاں نیب صرف یہ کہتا ہے کہ مولانا فضل الرحمن صاحب کو نوٹس جاری کرو اس کو بلا و کہتا ہے نواز شریف کو بلا و کہتا ہے زرداری کو بلا و بھی ادھر بلوچستان میں آپ دیکھو ادھر بڑے بڑے مگر مجھ بیٹھے ہیں ان لوگوں نے ایسے جناب اپیکر صاحب کھایا ہوا ہے کہ ان لوگوں کے پیسے کہاں کہاں کن ملکوں میں ہیں جناب اپیکر صاحب،
جناب ڈپٹی اپیکر: شکریہ ریکی صاحب۔

میرزادہ علی ریکی: میرے دوست کہتے ہیں کہ آپ مثال دے دیں کس کس کا میں نام نہیں بتا سکتا ہوں باقی دوست ناراض ہو جائیں گے جناب اسپیکر پاکستان ہمارا ملک ہے Thank you جناب اسپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی دمڑ صاحب۔

جناب نور محمد دمڑ: (وزیر حکومہ پی ایچ ای): سب سے پہلے میں جناب عزیز اللہ آغا کو حلف اٹھانے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ساتھ ساتھ میں انکی کامیابی پر ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں جناب اسپیکر جتنا میں آغا صاحب کو مبارکباد دے رہا ہوں اتنا ہی میں انکے مقابل بلوچستان عوامی پارٹی کے رہنمای عصمت اللہ ترین صاحب کو جو کہ اس نے لشکر پاکستان سے مقابلہ میں اور بہت اچھے ووٹ لئے میں پیشین کے عوام کا شکر گزار ہوں جنہوں نے بلوچستان عوامی پارٹی پر اعتماد کا اظہار کیا اسی حلقے پر 2018 میں بلوچستان عوامی پارٹی کے دوسو ووٹ تھے لیکن دو ڈھانی سال بلوچستان عوامی پارٹی کے اور ان کے Coalition پارٹی کی حکومت تھی بہترین کارکردگی کی وجہ سے پیشین کا وہ حلقہ جہاں پر بلوچستان عوامی پارٹی کا وجود نہیں تھا وہاں پر سات ہزار ووٹ لینا بلوچستان عوامی پارٹی (مداخلت) صبر کریں تھوڑا سایار دو گھنٹوں سے تو آپ کو سن رہے ہیں بھی ذرا صبر کر لوازن تقار کرلو سات ہزار ووٹوں کا لینا بلوچستان عوامی پارٹی اور انکی حکومت پر بلوچستان کے عوام کا اعتماد کا اظہار ہے جناب اسپیکر میں عبید اللہ اچنڈی کے اس بے دردانہ موت کی میں ندمت کرتا ہوں اور ساتھ ساتھ میں اللہ تعالیٰ سے میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے جناب اسپیکر یقیناً باتیں یہاں پر بہت ہوئیں خاص کر میں اپنے آج کے ایجنسی کے حوالے سے اسکی طرف آنا چاہرہا ہوں ایجنسی اہے امن و امان میں تو کہتا ہوں کہ یہ پیشین کا جواب ایکشن ہوا اس میں نہ کوئی اڑائی جھگڑا ہوانہ کوئی جانی نقصان ہوئی ماضی میں جب کوئی شخصی ایکشن ہوتا تھا خون خرابے کے بغیر کبھی بھی نہیں ہوا تو یہ امن و امان کی ایک بڑی علامت اور نشاندہی ہے جناب اسپیکر! یقیناً امن و امان معاشرے کے لیے بہت ضروری ہے، جہاں پر امن ہو وہاں پر انسان زندگی گزار سکتے ہیں، جہاں پر امن ہو وہاں پر انسان کا رو بار کر سکتے ہیں، جہاں پر امن ہو تو وہاں انسان اپنے بچوں کو اسکول بھیج سکتے ہیں، لیکن ایک زمانہ تھا کہ اس بلوچستان میں دھاڑے جو کچھ ہوتا تھا یقیناً ہم اُس کو بیان کرنے کے قابل نہیں۔ یہاں پر دن دھاڑے لوگوں کو بسوں سے اُتار کر قتل کرتے تھے، لوگوں کو دن دھاڑے جناب روڈ پر ٹیکس کی پر چیاں دیتے تھے۔ ایک زمانہ تھا کہ ہمارے اچھے ڈاکٹر، ہمارے وکلاء اور ہمارے دانشوروں کو یہاں سے بھگانے پر مجبور کر دیا، جو کہ بلوچستان کا سرمایا تھے۔ لیکن آج اللہ کے فضل سے بلوچستان امن کا گھوارہ بن گیا۔ جناب اسپیکر! اس ساری محنت اس ساری change کے پیچھے ایک محنت اور ایک کاؤنٹ ہے اور ایک قربانی ہے اور وہ ہے ہماری law

enforcement agencies کی۔ اُن کی شہادتوں سے اُن کی مانگنیں تیم ہو گئیں، پھر ان کی قربانیاں رنگ لے آئیں۔ آج وہ بلوچستان، آج وہ کوئی شہر جہاں لوگ دن کو سفر نہیں کر سکتے تھے آج رات کے بارہ بجے تک آپ کا یہ خوبصورت شہر گھلا رہتا ہے۔ کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ آکر کسی کو تنگ کرے۔ یہ یقیناً ہماری forces کی قربانی ہے اور ہماری اس حکومت کی بہترین کارکردگی ہے جس سے بلوچستان ایک امن کا گھوارہ بن گیا۔ یہ میں نہیں کہتا یہ fact and figures ہیں اگر کوئی اٹھا کر دیکھ لے، میں تو یہ کہتا ہوں کہ حقیقت سے چشم پوشی نہیں کرنی چاہیے۔ آپ دیکھ لیں روز دھماکے ہوتے تھے روز انوغاء برائے تاوان ہوتے تھے، لیکن آپ آج دیکھ لیں record اٹھا کر دیکھ لیں تو ہمیں اُن قوتوں کو بھی appreciate کرنا چاہیے کہ جنہوں نے امن و امان کی بحال کرنے کے لیے اپنی جانیں قربان کیں، اپنے بچے تیم کیے اپنی نہیں تیم کیں۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ 2018ء سے پہلے کوئی بھی واقعہ کا ذکر بھی نہیں کرتا، 2018ء سے پہلے جتنی شہادتیں ہوئیں ہیں ایسا لگ رہا ہے کہ وہ سارے اللہ بخش ہیں۔ کسی نے کسی واقعے کا ذکر تک نہیں کیا۔ لیکن میں نہیں دھرانا چاہتا، میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس گورنمنٹ کو کم سے کم credit دینا چاہیے کہ اس گورنمنٹ اور law enforcement agencies کی بہترین relationship کی وجہ سے بلوچستان میں امن قائم ہوا، اور انشاء اللہ اس بلوچستان میں وہ امن آئے گا جو 9/11 سے پہلے تھا۔

(آزان عشاء)

وزیرِ حکومہ پی انج آئی: جناب اسپیکر! انشاء اللہ مجھے اُمید ہے کہ اگر یہی حکومت رہی اور اگر یہی ان کی کارکردگی رہی تو بلوچستان میں وہ امن بحال ہو گا جو ایک زمانے میں کوئی شہر کو پر امن شہر کہا جاتا تھا۔ جناب اسپیکر یقیناً 9/11 کے بعد پاکستان نے جو دہشتگردی کے خلاف جس frontline کا کردار ادا کیا، پاکستان نے دہشتگردی کے خلاف جو قربانیاں دیں، پاکستان نے دہشتگردی کے خلاف جو شہادتیں پیش کیں یقیناً وہ دنیا کے سامنے record پر ہے۔ ہمارے forces کے جوان شہید ہو گئے، ہمارے ایک سپاہی سے لے کر بریگیڈ یئر تک لوگ شہید ہو گئے، ہمارے ایک لیویز سپاہی سے لے کر DIG اور DC تک کے لوگ شہید ہو گئے۔ ہمارے ایک political worker سے لے کر ایک leader تک کوئی نہیں بچا۔ لیکن اللہ کے فضل و کرم سے پاکستان نے دہشتگردی کا جس انداز سے مقابلہ کیا یہ دنیا بھی مانتی ہے اور ہم میں بھی جو نہیں مانتے اُن کو ماننے پر مجبور کرتے ہیں۔ جناب اسپیکر! یقیناً پھر آپ کی طرف سے جو ٹائم کی کمی کا کہا جائے گا، اُس سے پہلے یہاں پر خشک سالی کی باتیں ہوئیں اور ایک بندہ ہے کہ خشک سالی اور ان کے بلوچستان اور پاکستان کی عوام کے لئے

پھر کیا مادوا۔ ہماری گورنمنٹ نے یقیناً اس دور میں ملازمتیں دیں۔ بلوچستان یقیناً ایسا صوبہ ہے جہاں پر بے روزگاری بہت ہے کیونکہ یہاں پر نہ فیکٹری ہے، یہاں پر نہ کاروبار کے لیے کوئی ایسا ذریعہ ہے۔ لیکن یہ بے روزگاری پہلے کی نسبت میں کہتا ہوں دعویٰ سے کہ بہت کمی بے روزگاری میں آتی ہے۔ یہ بے روزگاری صرف ہماری ذمہ داری نہیں ہے یہ بچھلی حکومتوں سے ہمیں ورشہ میں ملی ہے۔ ہمارے صوبے میں تقریباً کوئی 30 ہزار پوشن جو خالی پڑی تھیں اس سے پہلے کسی نے اتنی جرات نہیں کی کہ ان پوشنوں کو fill کر دیتے۔ یہ بے روزگاری ہماری حکومت کے دور میں نہیں یہ پوشن کوئی دس سالوں سے خالی پڑی ہوئی ہیں، جناب اسپیکر وہ پوشن ، ایجوکیشن میں ہم نے 5 ہزار teacher بھرتی کیے، یہ وہ teachers ہیں جو دس سال سے appointment کے منتظر تھے۔ دس سال سے ہمارے وہ اسکول جو بند پڑے تھے ہماری اس گورنمنٹ نے appointment کرتے ہوئے ان کو کھوں دیا۔ بہت افسوس کی بات ہے کہ ہمارے پرانے اسکول اساتذہ نہ ہونے کی وجہ سے بند پڑے تھے، ہمارے بلوچستان کے بچوں کو اسکول جانے کے لیے کوئی کھلا اسکول نہیں ملتا تھا۔ ایسے اسکول تھے جہاں پر 20 ٹیچر ہوتے تھے وہاں پر 5 ٹیچر تھے، لیکن ہماری گورنمنٹ کی good governance کی یہ نشاندہی ہے کہ 5 ہزار teachers کو میرٹ کی بنیاد پر بھرتی کرتے ہوئے بلوچستان کے نوجوانوں کو روزگار بھی دیا اور بلوچستان کے بچوں کو تعلیم کے لیے اسکول بھی سارے کھول دیئے۔ جناب اسپیکر! حقیقت سے انکار کرنا یہ ذی شعور انسان کا کام نہیں، میں تو کہتا ہوں کہ بے شک fact and figures سامنے رکھتے ہوئے یہ کوئی جواز نہیں کہ موجودہ حکومت کی کارکردگی کو آپ نہ مانیں۔ یہ میرے خیال میں حقیقت سے چشم پوشی ہے۔ جناب اسپیکر! ہزاروں ڈاکٹر بھرتی کیے گئے ہیں اس دور میں۔ دس سالوں سے کم سے کم ہمارے DHOs，hospitals بند پڑے تھے، ہمارے بند پڑے تھے، RHCs، ہمارے بند پڑے تھے، کوئی ڈاکٹر کو appoint کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے تھے، لیکن ہماری اس گورنمنٹ میں ہزاروں ڈاکٹر بھرتی ہوئے۔ ابھی وہ ہسپتال کھل گئے جہاں پر دس سال سے کوئی ڈاکٹر نہیں گیا تھا، وہ ہسپتال کھل گئے جہاں پر علاج معا لج کے لیے ایک ڈاکٹر نہیں ہوتا تھا۔ جناب اسپیکر! بے روزگاری ایک دن کا کام نہیں کہ حکومت ختم کرے، بے روزگاری جن سے بچھلی ہے وہ کم از کم ذمہ داری اپنے کندھوں پر اٹھا لیں۔ ہمیں بلوچستان کی عوام نے منتخب کیا ہے جو selected challenge کی باقی کرتے ہیں میں سے جو آج کل یہ PDM ہے سب کوئی challenge کرتا ہوں کہ آجائیں میرے حلقوں میں میرے

ساتھ مقابله کر لیں، کون ہے selected چل جائے گا۔ آپ بیٹھ جائیں ۔۔۔ (مداخلت) ۔۔۔ جناب اسپیکر میں یہ بھی پتہ ہے کہ آج کل یہ جو سیٹیں خالی ہوئی تھیں جس پر ان کو جتوایا جا رہا ہے، یہ ان کو بھی پتہ ہے کہ selected کون ہے۔ کیا آپ elect ہو رہے ہیں یا selected کیا جا رہا ہے آپ کو؟ آپ selected ہیں، یہ اپوزیشن جو یہ بھی selected opposition ہے۔ یہ بھی elected opposition نہیں ہے۔ ان کے پیچھے بھی کوئی ہو گا ضرور، ایسا نہیں ہے کہ ساری دنیا جہاں کے شکر کو ایک جگہ پر کر کے۔ ان کے پیچھے بھی کچھ ہو گا ضرور۔ جناب اسپیکر! میں کہتا ہوں کہ ہماری حکومت کی جو کارکردگی ہے وہ پورے پاکستان میں تاریخ اٹھا لیں یہ دیکھ لیں بلوچستان حکومت کی جو کارکردگی ہے & law order کے حوالے سے development کے حوالے سے، میں کسی کو یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ یہاں پر قوم پرستوں کی حکومت رہی۔ یہاں پر منہب پرستوں کی حکومت رہی، میں کسی کو موردا لرام نہیں ٹھرا تا، ایک پارٹی جو کہ اپنے آپ کو قوم پرست کہتی ہے اپنے آپ کو قوم کے علمبردار کہتی ہے اور یہی نعرہ لگاتے ہیں کہ یہی ایک پارٹی ہے جو قوم کی نجات دہندہ ہے، لیکن میں ان کو کہتا ہوں کہ قوم نے ان کو mandate دیا، ایک کونسل سے لے کر گورنمنٹ۔ لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ وہ ہماری اس سر زمین پر کوئی ایک Mega Project کھانے کم از کم، لیکن ہماری اس گورنمنٹ میں ابھی آپ کو پتہ ہے کہ اربوں روپے کے development ہو رہی ہے۔ بلوچستان میں 600 ارب روپے کی development ہونے والی ہے، north بلوچستان کو میں کہتا ہوں میرے حلقے میں صرف federal سے 20 ارب پچھلے reflect PSDP میں ہوئے ہیں۔ جناب اسپیکر میں ان قوتوں کو یہ کہنا چاہ رہا ہوں جو قوم پرستی کے علمبردار تھے جن کو قوم نے ووٹ دیا تھا، جو ان کو mandate دیا تھا، پتہ نہیں mandate تھا، یا selected تھے، اگر mandate ہوتا تو قوم سے کم از کم mandate کا احترام کرتے مجھے پتہ ہے یہ، جناب اسپیکر۔۔۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: دُمڑ صاحب تقریر مختصر کریں۔۔۔

وزیر یونگمہ پی ایچ اے: جناب اسپیکر! مجھے تقریر ویسے آتی بھی نہیں ہے نہ میں English Films دیکھتا ہوں، نہ میں انڈیا کی فلمیں دیکھتا ہوں، میں ایک worker آدمی ہوں، مجھے اتنی لمبی چوڑی کہاںیاں نہیں آتی۔ بس میں نے اتنا ہی کہنا تھا کہ کم از کم حقیقت سے چشم پوشی نہیں کرنی چاہیے، حقیقت کو ماننا چاہیے، ہماری گورنمنٹ جو ہے یہ تاریخی طور پر ایک good governance گورنمنٹ ہے، شکر یہ جناب اسپیکر۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکر یہ دُمڑ صاحب! اصغر علی ترین صاحب۔ کوشش کر لیں تقریر تھوڑی مختصر کر لیں، مگر

زیادہ رہتے ہیں، دل منٹ لے لیں، دُمِ صاحب نے بھی آٹھ دل منٹ بات کی۔

جناب اصغر علی ترین: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب اپیکر سب سے پہلے میں حاجی عزیز اللہ آغا صاحب کو حلقہ 20-PB پر کن صوبائی اسمبلی منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور یہاں جتنے بھی پیشین سے آئے ہوئے ہمارے ساتھی ہیں ووٹر حضرات ہیں ان کو اسمبلی آنے پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ یقیناً جناب اپیکر! یہ جمہوریت کی ایک کرن ہے یہ PDM کی ایک کامیابی ہے جو عزیز اللہ کی شکل میں آج اس ایوان میں موجود ہے اور انشا اللہ ہم مزید کامیابی PDM کو حاصل ہوتی رہے گی۔ جناب اپیکر صاحب! سب سے پہلے میں نور محمد دُمِ صاحب کا جواب دینا چاہتا ہوں کہ حلقہ 20-BP میں جو انتخابات ہوئے، پیشین 3 میں ان میں ہمارے PDM کے candidate حاجی عزیز اللہ آغا صاحب نے تقریباً 17 ہزار ووٹ حاصل کئے ہیں جو یہ BAP پارٹی کی بات کر رہے ہیں عصمت اللہ ترین صاحب کی بات کریں وہ ہمارا عزیز ہے ہمارا قریب ہے اُس کا تعلق جمعیت سے تھا وہ چھ گھنٹے پہلے جمعیت چھوڑ گیا، چھ گھنٹے کے بعد BAP میں گیا اور چھ گھنٹے کا اُس کو مل گیا یعنی چھ گھنٹے کے اندر ایک پارٹی سے اگلے پارٹی میں گیا اور چھ گھنٹے کے اندر اُس کو ملک ملا اور یہ نور محمد دُمِ صاحب فرماتے ہیں اُنکو اس figure کا پتہ نہیں ہے، پارٹی کے آپ senior وزیر بھی ہیں BAP پارٹی کے اور یہاں پر حکومت defend کی کر رہے ہیں اس کو یہ نہیں پتہ کہ انہوں نے کتنے ووٹ لئے ہیں۔ میں اسے علم میں اضافہ کرنا چاہتا ہوں correction کرنا چاہتا ہوں کہ 2963 ووٹ عصمت اللہ ترین نے لئے ہیں۔ 7000 نہیں لیے 2963 اور یہ کہہ رہے ہیں 7000 ہیں۔ تھوڑے اسے زرا خابوں خیالوں سے باہر آئیں، حقیقت کی دنیا میں آئیں اور جو Notification ایکشن کمیشن نے چاری کیا ہے اُس کو ذرا پڑھیں۔ یہاں پر on the record اسمبلی میں کھڑے ہو کے ایسی بات کرنا آئیں، بائیں، شاید، کسی کا کہا سے کوئی تعلق نہیں یہ correction ان کیلئے میں کرنا چاہتا ہوں۔ دوسرا جناب اپیکر! انہوں نے ایک اور بات کی ہے کہ میں اپنے حلقے سے پوری PDM کی طرف کے یہ کل استغفاری دیں اور انشاء اللہ پرسوں جب بھی ایکشن کمیشن چاہیے date announce کرے ہم انکا مقابلہ کریں گے۔ پھر لگ پتہ جائے گا کہ دودھ کا دودھ پانی کا پانی کہ یہ جیتتے ہیں کہ نہیں جیتتے۔ یہ بھی جو انہوں نے بات کی statement کی اس پر یہ قائم و دائم رہیں۔ دوسرا جناب اپیکر صاحب! یہاں پر 4 points رکھے گئے ہیں باقی پر تو ہمارے ثناء بلوج صاحب اور نصر اللہ وزیرے صاحب بات کر چکے ہیں خشک سالی پر میں تھوڑی بات

کرنا چاہوں گا اگر آپ کی اجازت ہو۔ جناب اسپیکر صاحب! یقیناً بلوچستان کے 80% جو اضلاع ہیں انکا ذریعہ معاش ان کا گزر بسوہ زراعت سے وابستہ ہے باغات سے وابستہ ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! اکتوبر 1997 سے 2005 تک یہ خشک سالی کا ایک بہت peak season رہا ہے کہ خشک سالی یہاں پر اس صوبہ پر آئی ہے ابھی جو حالات آگے نظر آرہے ہیں جناب اسپیکر صاحب! یہ پچھلا پورا سردی کا season گزر چکا ہے اور ایک قطرہ پانی بھی یہاں پر نہیں برسا۔ یقیناً آنے والے دنوں میں زمیندار حضرات کو جن کا تعلق زمین سے ہے باغات سے ہے بھتی سے ہے پھل سے وابستہ ہیں ان کو یقیناً بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ جناب اسپیکر صاحب ہمارے لوگ بالخصوص پشین کے عوام، بالخصوص قلعہ عبداللہ کے عوام بالخصوص قلعہ سیف اللہ کے عوام یہ قلات کے عوام اس خشک سالی سے دوچار ہو چکے ہیں۔ انہوں نے لاکھوں کی تعداد میں درخت کاٹے ہیں ان کے باغات اُبڑ گئے ہیں اور فعل اُنمیٰ تباہ ہو گئی ہے جو پانی کا level ہے وہ ابھی تقریباً 1200 فٹ تک چلا گیا یقیناً مشکلات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ جب یہ قوت بجٹ بنارہی تھی 21-2020 کا on the record ہے ہم نے وہاں کہا کہ زمیندار کیلئے کچھ رکھیں زمیندار کیلئے اسکیمات رکھیں خشک سالی کیلئے اسکیمات رکھیں یہ چیزیں آپ کو سامنے آئیں گی یا آپ کو آگے پتہ چلے گا لیکن انہوں نے ایک کان سے سنا اور دوسرا سے کان سے نکالا۔ اب یقیناً آگے جوں جولائی کا season آئے گا آپ کے زمینداروں کی چیزیں یہاں تک House میں بالکل آپ کو سُنائی دیں گی انشاء اللہ کیونکہ کوئی road map نہیں رکھا گیا ہے ابھی جناب اسپیکر صاحب میں آپ کو یہ بتاؤں کہ جو چشمے تھے پانی کے جو کاریزات تھے وہ تقریباً خشک ہو گئے ہیں۔ جو مال مویشی تھے ان کی ہلاکتیں ہو گئی ہیں لوگ فاقہ کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں جناب اسپیکر صاحب! زمینداری ختم ہو گئی ہے اور یہاں تک کہ لوگ مجبور ہو گئے کہ وہ اپنے آبائی گاؤں جہاں ان کے داد پر دادا فن ہیں ان کی قبریں ہیں انکو چھوڑ کے وہ لوگ migrate کر کے کچھ لوگ پیشین شہر میں آباد ہو گئے کچھ لوگ جو پیشین شہر کے تھے وہ کوئی آگئے ہیں۔ کوئی سے لوگ چلے گئے ہیں پیشین چلے گئے ہیں وہاں سندھ چلے گئے ہیں کراچی چلے گئے ہیں محنت مزدوری اپنے ہوٹل کا وہ محنت مزدوری کرتے ہیں وہ وہاں کراچی میں جا کے تو یہاں تک لوگ فاقہ کشی سے مجبور ہو گئے ہیں جناب اسپیکر صاحب! اب یہ حکومت کیا policy دیتی ہے ان زمینداروں کیلئے کیا PSDP کا plan خشک سالی کیلئے کیا tender ہوئے ہیں جو نالیاں ہوئی ہیں کتنی tender ہوئیں ہیں؟ زراعت کے کتنے تالاب

boring دیئے گئے ہیں؟ مجھے یہ بتایا جائے کہ کتنے Dams بنائے گئے ہیں وہ Dam کا تعلق زراعت سے وابستہ ہو جو پانی کیلئے level کے لئے ہو مجھے آپ بتائیں اس پچھلے ڈھائی سال میں کتنے Dam بنے ہیں اور کس کس علاقے میں بنے ہیں اور اُس سے کتنے لوگ مستفید ہو رہے ہیں؟ کیا اُس سے زراعت مستفید ہو رہی ہے؟ کیا اُس سے agriculture کے لوگ مستفید ہو رہے ہیں؟ یہ مجھے بتائیں جناب اپیکر صاحب! یقیناً حالات بڑے گھمیر ہیں اور زمیندار بہت پریشان ہیں۔ جناب اپیکر صاحب! آپ کی سرباری میں ہم حکام کے ساتھ بیٹھے ہماری پوری team، وہاں گورنمنٹ کے بھی لوگ تھے اپوزیشن کے بھی لوگ تھے یقیناً وہاں ہماری Meeting ہوتی اُس کے بعد نصیر احمد شاہو انی صاحب نے اس کو takeup کیا ہم نے اس بات کو اٹھایا اس آواز کو بلند کیا کہ بھائی وہاں پہنچنے کا پانی بھی نہیں ہے۔ یقیناً یہ بجلی جو ہے زراعت سے بھی وابستہ ہے آپ یقین جانیں جناب اپیکر صاحب! ابھی بھی وہیں جوں کی توں حالت ہے 48 گھنٹے میں 4 گھنٹے 6 گھنٹے بجلی مل رہی ہے یعنی 24 گھنٹے میں 3 گھنٹے مجھے آپ بتائیں جس گھر میں آپ رہائش پزیر ہیں یا جس گھر میں ضیاء اللہ لانگو میرے بھائی رہائش پزیر ہیں جس گھر میں میں رہائش پزیر ہوں اگر تمیں 24 گھنٹے میں 3 گھنٹے بجلی ملے اور باقی 21 گھنٹے نہ ملے تو ہماری کیفیت کیا ہوگی؟ ہم کس کی طرف جائیں گے؟ یہاں اپیکر صاحب نے باقاعدہ سیکرٹری صاحب کو بولا کہ CS صاحب کو letter لکھیں اُن سے جواب طلب کریں کہ وہ 5 ارب کا کیا بنا؟ بجلی کیسے برابر ہوگی؟ ہمیں دے دیں WAPDA بجلی دے گی۔ جناب اپیکر صاحب! ایک طرف خشک سالی ایک طرف گیس کی load shedding ایک طرف بجلی کی load shedding ایک طرف کس طرف جا رہے ہیں؟ اور وہ بھی آپ نے کہا تھا کہ ایک کمیٹی تشکیل دی جائے گی، 2,3 member 2,3 اپوزیشن سے ہونگے 2,3 گورنمنٹ سے ہونگے جو Federal سے جا کے بات کرے گی بجلی کے حوالے سے وہ بھی ویسے کی ویسے رہ گئی ہے جناب اپیکر صاحب! گورنمنٹ کو چاہیے کوئی ایسا نظام بنائے کوئی ایسا package دے زمیندار حضرات کو جس سے اُنکی حوصلہ افزائی ہو جس سے اُنکی محنت رنگ لائے۔ جناب اپیکر صاحب کیونکہ نہیں آئے؟ ہر 15 لگائے ہیں اُنکو آپ کوئی سمشی اسکیم دے دیں اور کوئی instalments پر دے دیں اُنکے لئے قطع آسان کر دیں اُنکو سمشی provide کریں جن کے پاس باغات ہیں اور سمشی نہیں اُن کے لئے گورنمنٹ کوئی اسکیمات بنائیں اُس کیلئے federal سے لے آئیں Agriculture department کرے یہاں پر گورنمنٹ خود کرے یقیناً زمیندار کیلئے بہت بڑی سہولت ہوگی جناب اپیکر! نہ ہم اُنکو بچ دیتے ہیں نہ ہم اُنکو کھاد دیتے ہیں نہ ہم زمیندار کیلئے کوئی ہم ایسی چیز لے کر آتے

ہیں کوئی ایسا formula لے کر آتے ہیں جس سے زمیندار کی حوصلہ آفرائی ہو جناب اسپیکر صاحب! اگر کچھ ہو تو کم از کم منصوبہ گورنمنٹ بنائے۔ دوسرا جناب اسپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تھوڑا محض کر دیں تین صاحب۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب! پچھلے ہفتے، پچھلے دو تین دن پہلے زمیندار ایشن کمیٹی WAPDA کے آفس میں بیٹھی ہوئی تھی کم از کم کوئی 15,20 زمیندار تمام بلوچستان سے بیٹھے ہوئے تھے وہ سب یہ رونارہ رہے تھے کہ ہمارے ساتھ جو وعدے ہوتے ہیں ممبران کرتے ہیں اسکلی میں باقی کرتے ہیں لیکن عملاً کوئی بھلی نہیں مل رہی ہے تو جناب اسپیکر! صاحب اس پر حکومت کو سجدیدہ ہونا چاہیے اور اس پر حکومت کو بات کرنی چاہیے۔ دوسرا جناب اسپیکر صاحب یہ دنگاری کی ہم بات کریں یہاں پر عمران خان صاحب کی حکومت آنے سے پہلے جب یہ Container پر چڑھے تھے ہمارے میڈیا والے حضرات رہانہ منائیں وہ دیکھا رہے تھے کہ عمران خان صاحب Container پر چڑھ گئے ہیں وہ ابھی left کو walk کر رہے ہیں وہ ابھی right کو walk کر رہے ہیں وہ ابھی Green tea پی رہے ہیں وہ ابھی نیچے اتر گئے ہیں انہوں نے ابھی خطاب کرنا شروع کیا ہے اس شخص کو اسی میڈیا نے اٹھا کے زمین سے آسمان تک لے گئے اور کہا کہ 50 لاکھ گھر دونگا۔ 1 کروڑ نو کریاں دونگا۔ جناب اسپیکر صاحب! میں کسی سے قرض نہیں مانگوں گا میں IMF کے پاس نہیں جاؤں گا میں لوگوں کو روزگار گھر پر دونگا میں پکول لیکر نہیں گھوموں گا پاکستان کیلئے، یہ سارے لوگوں نے سنا جناب اسپیکر صاحب! ڈھائی سال گزر گئے جناب اسپیکر صاحب! مجھے بتائیں کتنے لوگوں کو نو کریاں دی گئی ہیں جناب اسپیکر صاحب!؟ مجھے تو یہ لگ رہا ہے کہ لوگ مزید بے گھر ہو گئے ہیں جن کو نو کریاں دی تھیں ان کو نو کریاں دینے کے بجائے ان سے چھینی جا رہی ہیں جناب اسپیکر صاحب! اب قرض double IMF کا جو بلوچستان کو جو حصہ مل رہا تھا کیا وہ حصہ پورا مل رہا ہے؟ کیا حکومت بلوچستان کو وہ حصہ پورا مل رہا ہے؟ اگر آپ ملازمتوں کی بات کرتے ہیں تو ہمیں یہ کہتے ہیں کہ جی آپ کا کوئہ پورا ہے فیڈرل میں پاکستان کا، کیسے پورا ہے؟ جناب اسپیکر صاحب! اس August House پر یہ بات raise کی گئی ہے کہ جعلی لوکل جعلی ڈو میسیل یہاں issue ہوئے ہیں کن آفیسر ان نے issue کئے ہیں؟ کس کی سرپرستی میں issue کئے ہیں اس House نے پچھلے دنوں بات بھی تھی کہ اس پر کمیٹی قائم ہو گی اور اس ذمہ داران کے خلاف action لیا جائیگا۔ میرا یہ سوال ہے حکومت نے اب تک کس کے خلاف ایکشن لیا ہے؟ کس Deputy AC کس

کس Commissioner کے خلاف action کو key posts سے آتے ہیں ہمارے بلوچستان کے جو قابل آفیسر ہیں انکو ہم پیچھے رکھتے ہیں لیکن جو پنجاب KPK سے آتے ہیں انکو ہم priority top ہے اس کا اور وہ سال ڈیڑھ میں اتنی آندھا ہوند مچا لیتے ہیں کہ پھر پوچھنے والا کوئی نہیں ہے اُس جعلی ڈو میسائل اور جعلی لوکل پر کسی نے آج تک کوئی بات کی ہے؟ کوئی ذمہ دار پکڑے ہیں یہاں اس House میں بات ہوئی ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! یہ صرف عوام کی آنکھوں میں دھول جھوٹنے کے متادف ہے۔ اس پر کم از کم کارروائی تو کی جائے جناب اسپیکر صاحب! دوسرا جناب اسپیکر صاحب! C&W کے ملازمین 361 ملازمین کو برطرف کیا گیا ہے اور لوکل گورنمنٹ کے جو لوگ ہیں وہ سراپا احتجاج ہیں ہم ان کے Camp میں گئے ہیں انہوں نے بڑے جائز مطالبات رکھے جناب اسپیکر صاحب! یہ میرے سامنے پڑے ہوئے ہیں لوگوں کے بڑے جائز مطالبات ہیں کہ ہمیں Payslip دی جائے ہمیں تنخواہ کس مدد میں دی جائی ہے؟ ہمیں کتنی ملے گی ہماری ضروریات کوں پوری کرے گا؟ ہماری retirement کس وقت ہوگی؟ یہ تمام چیزیں ہیں لیکن یہاں پر ایک Administrator بیٹھا ہوا ہے یہ نہیں پتہ کہ اُس کے پیچھے کس کا ہاتھ ہے کہ آپ نظر صاحب کے پاس بھی جائیں تو وہ بھی آپ سے اخلاق اور احترام سے بات کرتے ہیں آپ کے تو ہم مشکور ہیں ہم جاتے ہیں اُنکے پاس لیکن یہ Administrator فرعون بنا ہوا ہے۔ نہ ان ملازموں کی بات مانتا ہے نہ اُنکے ساتھ بیٹھتا ہے نہ اُنکے ساتھ گفت و شنید کرتا ہے کیا گورنمنٹ کو ایسے لوگ ملے ہیں بیٹھانے کیلئے کہ لوگوں کی تزلیل کریں؟ عوام کی تزلیل کریں اور لوگوں کو ایسے دبائیں؟ بھوک ہڑتال پر لوگ بیٹھے ہوئے ہیں C&W کے ملازمین بیٹھے ہوئے ہیں انکو برطرف کیا گیا ہے اُن سے بات کی جائے اُنکو بیٹھا کیں اُن سے پوچھیں کہ مسئلہ کیا ہے یعنی آپ نوکری دے نہیں سکتے یہاں پر ہمارے بھائی نے بات کی ہم نے 5 ہزار نوکریاں دی ہیں تو بھائی یہ کیسے نکالا ہے؟ نور محمد مژہ صاحب یہ کیوں نکالے گئے ہیں تائیں؟ اس کا notification کس نے جاری کیا کہ ان ملازمین کو برطرف کیا جائے؟ Chief Secretary صاحب sign کر کے چلے گئے ہیں کوئی پوچھنے والا ہے؟ اس پر بھی آپ بات کریں اس پر کیوں آپ بات نہیں کرتے؟ تو جناب اسپیکر صاحب! ہمارا time گزرتا ہے جیپ ریلی پر ہم بہت ٹائم جیپ ریلی کو دیتے ہیں ہم ان غمام الحق صاحب جب آتے ہیں ہم بُداخش ہوتے ہیں کہ بھائی ان غمام الحق صاحب بلوچستان تشریف لے کر آگئے ہیں یا جناب اسپیکر صاحب! Squash کا کوئی یہاں پر مقابلہ ہوتا ہے اور بھائی

ہمارے پاس پینے کا پانی نہیں ہے ہمارے پاس ادویات نہیں ہیں ہمارے پاس پہنچنے کیلئے کپڑا نہیں ہے ہمارے پاس پاؤں میں پہنچنے کیلئے جوتی نہیں ہے، ہمارے لوگ بھلی سے محروم ہیں، ہمارے لوگ لیس سے محروم ہیں ہم نے انعام الحلق کو کیا کرنا ہے؟ ہم نے Squash Championship کیا کرنی ہے، ہم لوگوں نے آپ آئیں اور دیکھیں ground reality اب خود ایک صوبائی وزیر کہتے ہیں کہ ہمارے فنڈ زمین میں سے روکے گئے ہیں بھائی لوگل گورنمنٹ کے وہ خود accept کرتا ہے اب جب اسمبلی میں بات ہوئی ہے تو میں نے سنا کہ پرسوں ترسوں اُسکو release کیا ہے جناب اسپیکر صاحب ایسا نہیں ہونا چاہیے یہ بلوچستان ہم سب کا ہے جتنا ہمارا ہے اتنا ہی گورنمنٹ benches کا ہے اگر اپوزیشن کو آپ اس طرح دباتے رہیں گے یا اُنکے مسائل آپ نہیں سُنیں گے یا آنکو آپ سمجھیدہ نہیں لیں گے تو لازمی بات ہے آپ کو پیشہ میں ایک مثال ہے (وائی دوست بدی وژاڑی دشمن بدی وخندوی) دوست آپ کو روا لے گا دشمن آپ کو بہن لے گا۔ اگر ہم یہاں پر کوئی بات آپ سے کرتے ہیں اسکا یہ مطلب نہیں کہ ہم point scoring کر رہے ہیں ہمارا یہ مقصد ہے کہ عوام نے mandate دیا ہے آپ کو بھی دیا ہے آپ گورنمنٹ benches پر بیٹھے ہیں حکومت وقت ہیں آپ کی ذمہ داری ہے آپ کی responsibility ہے کہ آپ اس خشک سالی کو دیکھیں آپ امن و امان کو دیکھیں آپ بھلی کے مسائل کو دیکھیں آپ لیس کے مسائل کو دیکھیں، ہم آپ کے ساتھ ہر forum پر بیٹھنے کو تیار ہیں، ہم آپ کے ساتھ ہر تعاون کرنے کو تیار ہیں، ہم نے کبھی وہ سیاست نہیں کی کہ ہر دن روڈ بند ہو ہر دن ہڑتاں ہو، ہر دن جیسے صد لیقی صاحب نے بات کی کتنا بڑا اواقع ہے 8 قتل ہوئے ہیں مجھے بتائیں کوئی لاش ہم نے سڑک پر لا کر رکھی؟ ہم نے کوئی احتجاج کیا وہاں پر؟ ہم امن و امان چاہتے ہیں ہمیں پختہ ہے کہ بھائی یہ امتحان ہے امن و امان کا بہت بڑا مسئلہ ہے لیکن ہم آپ کے ساتھ تعاون کرنے کیلئے ہر point پر تیار ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکر یہ تین صاحب آپ کا time پر تیار ہو گیا ہے۔

جناب اصغر علی ترین: مختصر آخر میں یہ کہنا چاہوں گا کہ زمیندار طبقہ مرہا ہے جناب اسپیکر! خشک سالی عروج پر ہے جناب اسپیکر صاحب اس پر گورنمنٹ کو سمجھیدہ ہونا چاہیے اس پر زمیندار کیلئے بھلی کے حوالے سے یا انکو solar scheme دیں یا انکو ٹیوب ولیوں کیلئے کوئی ایسا launch project کریں جس سے زمیندار کم از کم پریشانی سے نج سکے بہت شکر یہ جناب اسپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکر یہ تین صاحب۔ جی کلی شام لال صاحب۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی کلی شام لعل صاحب۔

جناب کی شام لعل: شکریہ جناب اسیکر صاحب۔ میں دل کی گہرائیوں کے ساتھ حاجی عزیز اللہ کو مبارک باد دیتا ہوں۔ مجھے بہت بڑی خوشی ہوئی کہ ایسا جوان مرد آیا۔ یہ بھی بڑی خوشی کی بات ہے کہ باپ پارٹی کے candidate وحش طرح اُس نے ہرایا۔ جس کا آج ذکر ہو رہا ہے 7 ہزار، مگر وہ ڈھانی ہزار سے ہارا۔ مجھے دُکھ یہ ہے کہ وہاں پر جو نشان تھا وہ گائے تھی اور گائے کی ہم لوگ زیادہ قدر کرتے ہیں حاجی صاحب نے اُس کو بھگایا مجھے بڑا اس چیز کا دُکھ ہے۔ تو بہر حال یہ اُن کے ساتھ اتنی بڑی قوت تھی باپ کی جس کے باوجود بھی وہ جیت نہیں سکا۔ عوام دیکھ رہی ہے آج کل کا جو دور جمل رہا ہے پہلے بھی دیکھ رہی ہے کہ کیا ہو رہا ہے کس طرح یہ گورنمنٹ چل رہی ہے۔ جہاں تک رہا sir یہ مہنگائی کا تعلق، مہنگائی انتہا کو پہنچ چکی ہے آپ دیکھیں پیڑوں روز بروز کسی زمانے میں یہ ہوتا تھا کہ جوں کے میئینے میں بجٹ آتا تھا تو لوگ سمجھتے تھے کہ کچھ چیزیں بڑھیں گی یا کم ہو گی۔ ابھی تو ہر پندرہ دن کے بعد عمران صاحب کی مہربانی ہے کہ ریٹ بڑھتے جا رہے ہیں۔ اور public کی کیا حالت ہے اب دیکھیں کہ بیچارے لوگوں کے پاس روزگار نہیں ہے۔ کارروبار نہیں ہے۔ اور دن بدن وہ کہہ رہے تھے اور IMF کے کہنے پر آج یہ جو ہے لوگوں پر ظلم کر رہا ہے وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے۔ جہاں تک رہی بات میں ایک minority کا بندہ ہوں۔ آپ کو پہنچ ہونا چاہیے کہ سب بندوں کو ان کی تجویز پر مختلف اسکیمیں مل گئیں، واحد میں آدمی ہوں میرا تعاقب صرف یہ ہے کہ میں ایک minority سے تعلق رکھتا ہوں اور اپنا اپوزیشن میں ہوں۔ تیسرا سب سے بڑا میر جرم یہ ہے کہ میں district لبسیلے سے ہوں۔ میری ساری اسکیمیں چار، پانچ جو انہوں نے عنایت کی تھیں وہ ساری کاٹ دیں فائلیں چھپا دیتے ہیں مطلب کوئی فریاد سننے والا نہیں ہے۔ وہاں اگر کوئی ذات فریاد کرتے ہیں تو کوئی ماننے کے لیے بھی تیار نہیں ہے وہ فائل ہمیں ملتی ہے۔ تو یہ ہمارے ساتھ ایک بڑا ظلم ہو رہا ہے۔ جہاں تک رہا بھائی نے بات کی local certificate کی۔ اس وقت تو کوئی میں ظاہر ہے local certificate کا جو بھی ہو گا مگر lasbelas سب سے میں سمجھتا ہوں top certificate بن رہے ہیں سارے باہر کے لوگ وہاں پر آ رہے ہیں۔ اور ان کو ملازمتیں مل رہی ہیں اور ہمارے لاسیوں کے ساتھ یہ ایک بہت بڑی زیادتی ہے۔ مہربانی کر کے اس پر ایکشن لیا جائے کہ اس طرح نہ ہو کہ ہم لاسی لوگ بالکل در پر ہو جائیں۔ تو یہ sir چھوٹی سی میری عرض تھی۔ جہاں تک یہ کہہ رہے ہیں کہ بھائی ہم نے لوگوں کو نوکریاں دیں۔ کیا نوکریاں ہیں نوکریاں یہ ہیں کہ وہ جو ابھی بیچارے غریب لوگ ہیں جو 361 بی اینڈ آر سے نکالے گئے، کچھ بی ڈی اے سے نکالے گئے۔ اچھا ایک طرف آپ نوکریاں دینے کے دعوے

کر رہے ہیں دوسری طرف لوگوں کو اُس طرف لے جا رہے ہیں کہ ان کے بچوں کو درپدر کر رہے ہیں۔ ان لوگوں کی تجوہ میں بند کر کے کون سی اچھائی آپ کر رہے ہیں، کون سے اپنے اپنے کارنا مے آپ لوگ بتا رہے ہیں کل ایک بندہ ہمیں ملا کہ بھائی آگر آپ لوگ ہماری بات نہیں کریں گے تو میں suicide کروں گا اپنے آپ کو اسمبلی کے سامنے جلا دوں گا تو ایسا ظلم نہیں ہونا چاہیے خدا کے لیے یہ وقت گزر جاتا ہے آج ہم گورنمنٹ میں ہیں کل ہو سکتا ہے ادھر بھی آئیں مگر پلک کا تھوڑا خیال کرنا چاہیے۔ بہرحال میں مختصر بات کرتا ہوں کیونکہ باقی دوستوں نے اس پر بات کی ہے تو انہی الفاظ کے ساتھ میں اجازت چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ۔ ملک نصیر شاہو انی صاحب!

ملک نصیر احمد شاہو انی: شکریہ جناب اسپیکر صاحب! آج تو آپ سے بھی گلمہ ہے میرے خیال میں میں نے تین پر چیاں بھیجی یہ ریکوزیشن اجلاس ہے ہمارے دوسرے جو پارلیمانی لیڈرز ہیں انہوں نے بات کی، آپ نے میری پارٹی کے تین چار دوستوں کو اس موضع پر بار بار بلایا۔ اب ہال خالی ہے اور میں بولنے جا رہا ہوں تو افسوس بھی ہوتا ہے لیکن چونکہ ہماری ذمہ داری ہے اور ہم نے اس موضع پر بولنا ہے۔ اگر یہ ہال خالی بھی ہو تو دیواروں سے بھی بولنا ہے تاکہ میڈیا کے زرعیے ہماری باتیں ہماری عوام تک پہنچیں۔ سب سے پہلے میں منتخب ممبر رکن اسے بھی بولنا ہے تاکہ میڈیا کے زرعیے ہماری باتیں ہماری عوام تک پہنچیں۔ سب سے پہلے میں نو منتخب ممبر رکن 20 پیشیں سے جیت کر اس ایوان میں آئے ہیں۔ اور بڑی توانا طریقے سے اپنی پارٹی کی آج انہوں نے پہلی speech میں نمائندگی کی اور یہی امید رکھتے ہیں کہ وہ آگے چل کر اس ایوان میں اپنے علاقے کے مسائل مشکلات کے ساتھ ساتھ بلوچستان کی عوام کے جو مسئلے اور مشکلات ہیں ان کو اجاگر کریں گے۔ جناب اسپیکر صاحب آج کے ریکوزیشن اجلاس کے نکات وہی چار پرانے نکات ہیں۔ اس کے ساتھ ایک نیا نقطہ بھی شامل ہے جس میں خشک سالی اور امن و امان ہے اس سے قبل بھی ہم نے کئی دفعہ اجلاس کو ریکووٹ کیا ہے اس پر ہمارے دوستوں نے باتیں کیں ہیں۔ خصوصاً نصر اللہ زیرے کے ساتھ جو پھلنڈ اپڑا ہوا ہے ہمیشہ ان میں سے بہت ساری تصوریں بھی نکال کر کہتا ہے کہ یہ بندہ فلاں جگہ سے اغوا ہوا اور آج تک برآمد نہیں ہوا۔ اور جس تسلسل سے پورے بلوچستان کا کوئی ایسا حصہ نہیں رہا جس کے حوالے سے انہوں نے بات نہیں کی کہ وہاں کون مراء، کتنےblast ہوئے تارگٹ کنگ میں کتنے لوگ مرے یہ اسمبلی گواہ ہے آپ اپناریکارڈ بھی نکال کر دیکھیں کہ جب بھی ہم اسمبلی کا اجلاس شروع کرتے ہیں تو ہم انہی دعاویں سے شروع کرتے ہیں کہ فلاں جگہ ہزارہ بردی پر جو حملہ ہوا ہے اُس میں اتنے لوگ مرے ہیں ان کے لیے فاتحہ خوانی کریں۔ دوسری طرف سے کوئی دوست اٹھ کر کسی اور

جگہ کی نشاندہی کرتا ہے۔ پھر ہم اس ایوان کا اجلاس فاتحہ خوانی سے شروع کر کے اسی فاتحہ خوانی پر ہی ختم کرتے ہیں۔ جناب اپیکر صاحب اس میں کوئی شک نہیں کہ امن و امان کے حوالے سے جس طرح ہمارے دوست کہتے ہیں کہ آج امن و امان میں بڑی انقلابی تبدیلی آئی ہے۔ اور پھر اس امن و امان کو وہ گزشتہ کئی عرصے سے جو بلوچستان کے اندر شورش چلی آ رہی ہے اُن سے جوڑ کر پھراپنے آپ کو بری الذمہ قرار دیتے ہیں۔ بھلے کل کیا تھا آج کیا ہے اور آنے والا کل کیا ہو گا۔ افسوس صرف جناب اپیکر صاحب اس بات کی ہے کہ وہ صوبہ جس کے 80% لوگ پینے کے صاف پانی کے لیے ترستے ہیں۔ جہاں کے اسکولوں میں بچوں کے بیٹھنے کے لیے ٹاٹ اور کرسی نہیں ہے۔ اور جہاں کے ہسپتال جو ہیں آپ کو ایک ویرانی کا منظر پیش کرتے ہیں۔ اُس کے بجٹ کو روز بروز کم کر کے ہم امن و امان کی اُس بجٹ کو جو دو ارب پچاس کروڑ، ساٹھ کروڑ، چار ارب، پچھے ارب اور دس ارب، اور آج ساٹھ ستر ارب روپے تک چلا گیا ہے۔ اور پھر بھی ہم کہتے ہیں کہ ہمارا صوبہ ترقی کر رہا ہے۔ ہاں بالکل آپ اس ترقی کو اسی طرح کہہ سکتے ہیں کہ کیا امن و امان کے نام پر ہم نے جتنی ترقی کی ہے۔ اسی ایوان میں میرے موبائل میں جناب اپیکر صاحب کوئی message آیا آج میں اُس کو پڑھ رہا تھا۔ چونکہ امن و امان پر بات ہو رہی ہے ایک message ہے وہ پنجگور بس یونین والوں کی طرف سے آیا ہے پھر شاید ہمارے دوستوں نے مجھ سے اس message کو share کیا ہے۔ میں نے دیکھا کہ پنجگور سے جناب اپیکر صاحب اگر ایک بس نکلتی ہے اُس نے 38 جگہوں پر چیک پوسٹوں کی نشاندہی کی ہے اور ہر جگہ کا نام بھی لکھا ہے اس چیک پوسٹ پر کتنا پیسہ لیا جاتا ہے آخری چیک پوسٹ کا انہوں نے لکھا ہے کہ بلوچستان یونیورسٹی ٹریفک پولیس 1500 روپے۔ پھر میں نے ان کو دیکھا جو یچے ٹوٹل کیا ہوا ہے ایک بس سے 1 لاکھ 31 ہزار روپے 38 چیک پوسٹوں سے پنجگور سے جو بس نکلتی ہے کوئی تک پہنچنے میں وہ پیسہ دیتا رہتا ہے۔ آپ اس بات سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ تنا امن و امان ہے۔ جو اتنے چیک پوسٹ لگے ہیں ساری نظریں اس پر لگی ہیں ملک سکندر نے تو یہ تمام چیک پوسٹیں گئی ہیں اور شناہ بلاوج نے اس کی کاپی بھی نکالی ہے چونکہ وہ کہہ رہا ہے کہ اس کو آپ پڑھیں۔ پڑھنا تو نہیں ہے لیکن یہ ہے کہ صرف میرے حلقة کے چار پانچ چیک پوسٹ یہ کشم سے انہوں نے شروع کیا ہے۔ کشم کا انہوں نے کہا ہے کہ پھر اس کے بعد کچھ بیگ تھا، پھر لکھا ہے کہ ولی جیٹ کے ساتھ کوئی گشت والا ہے، پھر انہوں لکھا ہے کہ قمرانی روڈ پر کوئی گشت والا ہے، پھر کہتا ہے کہ ہزار گنجی پر گشت والا۔ یہ 15 سو سے 3 ہزار روپے لیتے ہیں۔ یہ سونا خان چیک پوسٹ پر گشت والا۔ یہ صرف میرے حلقة میں دس چیک پوسٹ جو درخشاں سے شروع ہو کر یونیورسٹی تک چلا جاتا ہے۔ اگر میں گن لوں تو یہ 38 چیک پوسٹوں پر۔ اور

میرے خیال میں جناب اپیکر صاحب بار بار ان چیک پوسٹوں کی نشان دہی بھی ہوتی ہے ان کے پیسے بھی کہا جاتا ہے کہ اتنے پیسے۔ اگر آپ گن لیں کہ رواز انہ جب اتنی بسیں ان چیک پوسٹوں سے گزرتے ہیں۔ یہ پیسے جمع ہوتے ہیں یہ کس کے پاس جاتے ہیں۔ یہ مال غنیمت کس کا ہے جناب اپیکر صاحب آپ پوچھ لیں کہ اس کا حساب کس کے پاس جاتا ہے۔ لوگوں کو امن و امان کے نام پر کیوں لوٹا جاتا ہے جب ہم 60,70 ارب روپے اس حکومت کو دینے ہیں۔ آج بھی ہم کہتے ہیں کہ ملک فریدا چکنی کے بھائی کے لیے فاتحہ خوانی کریں۔ آج بھی ہم کہتے ہیں کہ فلاں جگہ پر پچھلی سیٹ میں میری بہن جو پیٹھی ہوئی ہیں انہوں نے کہا کہ نوال کلی میں میرے پچازاد بھائی پر لینڈ مانیا والوں نے گولی چلائی۔ جناب اپیکر صاحب یہ تمام چیزیں آپ کی نظرؤں کے سامنے ہو رہی ہیں یہ تمام چیزیں روزانہ ہم میڈیا پر بھی لاتے ہیں اخبارات میں بھی ہوتے ہیں۔ احتجاج بھی ہوتے ہیں اُس دن میرا کسی دوست نے کراچی جانا تھا لیکن راستے سے واپس آگیا میں نے وجہ پوچھی تو کہ بھائی آپ نہیں گئے تو انہوں نے کہا کہ ایر پورٹ روڈ بند تھا۔ مجھے معلوم نہیں تھا بعد میں میں نے پتہ کیا کہتا ہے کہ جی ہاں بند ہے میڈیم نے اپنے پچازا ز بھائی کی نشاندہی کی۔ صوبت خان کو شہید کیا گیا تھا اور راستہ بند تھا۔ پھر بھی ہمارے دوست کہتے ہیں کہ امن و امان ہے اگر اسی کا نام امن و امان ہے تو پھر تو اللہ حافظ۔ جناب اپیکر صاحب صرف تقریبیں کرنا، اسمبلی میں نشاندہی کرنا۔ حکومت کی طرف سے خالی نشستیں اُن کا جواب نہ ملنا اور پھر اس کے بعد حکومت اپنی ذمہ داری سے غفلت کا مظاہرہ کر کے ان چیزوں کا حل نہ ڈھونڈنا تو میرے خیال میں پھر اس حکومت کو حکومت کرنے کا کوئی حق نہیں ہے جو 70 ارب روپے بھی لے اور ہمارے غریبوں کے لگے پر چڑی چلا کے بے روزگار کرتی ہے۔ یہ اس حکومت کی ذمہ داری ہے مگر روز یہ واقعات ہوتے ہیں۔ پھر کم از کم ان کو حکومت کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ ہونا تو یہ چاہیے کہ جس دن ہم امن و امان پر بات کرتے اُس دن law enforcement agencies کے ذمہ دار ان یہاں پر پیٹھے رہتے۔ جس طرح نصر اللہ زیرے نے نشاندہی کی وہ لکھتے نوٹ کرتے۔ پھر اگلے اسمبلی اجلاس میں report دیتے کہ اس بدجنت بلوچستان میں جو اتنے ہزاروں لوگ مارے گئے اب اتنے لوگوں کو ہم نے کپڑا ہے۔ یہ اُن کے نام میں یہ فلاں جیل میں ہیں اور اُن کے cases چل رہے ہیں۔ ان کو ہم نے عوام کے کٹھرے میں لاایا ہے۔ مجھے معلوم نہیں کہ یہاں پر ہر بلوجرانی عوام چاہے جس کا بھی قتل ہو ہمارے دوست کبھی کبھار کہتے ہیں سیکورٹی فورسز، اگر سیکورٹی فورسز پر بھی حملہ ہوتا ہے ہم اُس کی بھی نہ مرت کرتے ہیں۔ لیکن لا میں اُن کو سامنے آپ تو دیکھائیں کہ یہ کون ہیں قاتل جو سب کو مارتا ہے لیکن نظر نہیں آتا ہے۔ آج تک بلوچستان میں میرے خیال سے یہ قاتل ہمیں نظر نہیں آئے۔ ہم

پسی خرچ کرتے ہیں غربیوں کا گلہ گھونٹتے ہیں، بچوں کی فیس کے پسی دیتے ہیں ہبپتا لوں میں ادویات نہیں ہیں۔ اسکو لوں میں کتنا بیس نہیں ہیں۔ روز بروز ہم اپنے ملازمین کو نکال رہے ہیں۔ آج بھی جس طرح شاء بلوج نے کہا کہ میرے ساتھ message پڑھے ہوئے ہیں کہ ہم خود کشی کریں گے۔ پھر ہمارے وزیر صاحب چلے گئے وہ تو کہتے ہیں کہ ہم نے ایک بہت بڑا احسان کیا کہ وہ پانچ ہزار لوگ جوئی سالوں سے انہوں نے امتحانات دیے تھے میرٹ پر آرہے تھے۔ دس دفعہ تو انہوں نے اسمبلی کا گھیراؤ کیا۔ گالیاں دی لاثھیاں کھائیں، جیلوں میں گئے اُس کے بعد اگر آپ نے کچھ لوگوں کو جو میرٹ پر آئے ہیں اُن کو ان کا حق دیا یہ بہت بڑا احسان کیا لوگوں پر۔ جناب اسپیکر صاحب چار، پانچ موضوع ہیں میں بات کروں گا تفصیل سے۔ میں پارلیمانی لیڈر ہوں میرے تو 15 منٹ بنتے ہیں۔ جناب اسپیکر میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ P&D کی ایک اپنی رپورٹ ہے اُس کے کہنے کے مطابق بلوچستان میں جتنے لوگ ریٹائرڈ ہوئے ہیں پلس موجودہ ملازمین کو ملا کر 24 ہزار پوٹھیں اس وقت خالی پڑھی ہیں۔ یہ آپ کی اپنی report کی آئی ہوئی ہے اس کو دیکھ لیں۔ اور آپ کی اپنی P&D کی اپنی report ہے جناب اسپیکر صاحب 19 covid کے بعد بلوچستان جو خط غربت کی لکھر میں جس طرح ہمارے دوست کہتے تھے کہ 70% لوگ اُس غربت کے لکھر سے نیچے کی زندگی بسر کر رہے ہیں آج وہ 80% تک پہنچ گئے ہیں۔ لیکن ہماری حکومت پھر بھی کہتی ہے کہ ہم نے بہت بڑے لوگوں کو روزگار دیا۔ آج بھی آپ دیکھیں پریس کلب کے سامنے BDA والے احتجاج کر رہے ہیں۔ شکریہ جناب ڈپٹی اسپیکر:

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ صیریشا ہوانی صاحب۔ جی میمن خلجمی صاحب۔

جناب میمن خان خلجمی: شکریہ جناب اسپیکر۔ میں سب سے پہلے آغا جان کو مبارکباد و نگاہ دل کی گہرائیوں سے کہ ایک درکاری اور جس طرح پیش کے لوگوں نے اُن کی حمایت کی یہی جمہوریت کا حصہ ہے کہ وہ کامیاب ہو کے آئے ہیں۔ وہ اپنے عوام اور علاقے کے لئے منت کریں تو میں دل کی گہرائیوں سے آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور میں یہ بتانا چاہونگا اپوزیشن کو جب ہمارے لا لا رشید ایکشن جیت کر آئے تو انہوں نے کہا کہ بے ایمانی ہو گئی، فراڈ ہو گیا، دھوکہ ہو گیا آج جب آغا جان کامیاب ہو کے آئے ہیں تو میں ان کو مبارکباد دے رہا ہوں یہی جمہوریت کا حصہ ہے کہ برداشت کریں۔ برداشت کریں کہ عوام نے آپ کو reject کیا تھا 2018ء کے ایکشن میں آپ لوگوں پر عوام نے غصہ نکالا ہے آپ لوگوں کو عوام نے مسترد کر دیا ہے آپ کے کرپشن کی وجہ سے آپ لوگوں کو ہر لحاظ سے، کہ جس طرح کوئی شہر کے اندر انہوں نے یا بلوچستان کے اندر جوان کو گورنمنٹ ملی۔ جس طرح کی jobs بھی رہے تھے ان کے دور میں جس طرح پی ایس ڈی پیز کے ریٹس لگ

رہے تھے سیکرٹریٹ کے اندر آپ سوچ بھی نہیں سکتے یا اللہ آپ وہ دن نہ کھی لائیں کہ بلوچستان کے اندر جو ٹھیکدار جا کے پی ایس ڈی پیزدیتے تھے اور وہ پی ایس ڈی پیز پلانگ ڈولپمنٹ ڈال تھی۔ آج شکر الحمد للہ آپ کوئی بھی اس بلوچستان کے اندر پی ایس ڈی پی کے اندر اسکیم نہیں ڈال سکتا ہے۔ اور میں آپ کو بتانا چاہوں کہ کوئی شہر میں جو نیر اسٹینٹ کالونی کا مسئلہ اور اسی طرح وحدت کالونی کا مسئلہ تھا اس کی میں نے کس طرح جام صاحب کے ساتھ بات کی اور اپنی گورنمنٹ کے ساتھ بات کی کہ بھائی نہیں ہو گا یہ آٹھ سو گھروں کا مسئلہ ہے یہ ان کی چار دیواری کا مسئلہ ہے اور میں ایک حقیقی نمائندہ ہوں پہلے بھی میں نے اسمبلی فلور پر یہ کہا تھا کہ ہم انشاء اللہ اتنے نہیں سو رہے ہیں جتنا طاہر کیا جا رہا ہے اور یقین کریں کہ وہ انشاء اللہ میں نے کام رکھوادیا ہے۔ اور وہ جو ہمارے ووٹرز ہیں اور جو ہمارے لوگ ہیں وہ بے غم ہو جائیں میں اسمبلی فلور پر آپ کو بتا رہا ہوں اُن کو مبارکباد پیش کر رہا ہوں کہ انشاء اللہ یہ مسئلہ حل ہو گا اور کچھ بھی نہیں ہو گا۔ اور جیسے اختر حسین لانگو صاحب نے بھی اُن کے لئے آواز اٹھائی تھی، میرے بھائی ہم کوئی کہ مشترکہ لوگ ہیں، انشاء اللہ حقیقی معنوں میں جس طرح آپ کے مالکانہ حقوق ہیں اُس پر بھی ہم بیٹھ کے بات کریں گے اُس پر بھی ہم بات کریں گے۔ اور مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ جیسے خان صاحب نے جس وقت فیڈرل میں ہمارے اتحادی تھے اُس وقت جب اُس کو فنڈ زدیے گئے آپ یقین کریں اُس وقت تک خان صاحب بالکل ٹھیک تھے خان صاحب نے دس دس ارب روپے یا آٹھ ارب روپے کا فنڈ زدیا جوانہوں نے وڈھ میں لگایا۔ آج تک اُسکا پتہ نہیں لگا کہ کیا ہوا اُس کے ساتھ۔ اُس وقت ہم ٹھیک تھے، عمران خان بھی ٹھیک تھا ہماری گورنمنٹ بھی ٹھیک تھی۔ ہمارے مکانات بھی ٹھیک تھے۔ ہم بھی ٹھیک تھے اور آج اُن کو برا لگنے لگے ہیں کیونکہ پی ڈی ایم اسی اسمبلی کی تاریخ اٹھا کے دیکھیں خدا شاید ہے کہ یہاں کے جو بھی پرانے لیدرز تھے قوم پرست تھے یا مددب پرست تھے کیا انہوں نے فیڈرل سے کبھی گلا کیا آج تو ہماری گورنمنٹ کے ڈھائی سال ہوئے ہیں اُس سے پہلے اُن کے گلے فیڈرل سے ہمیشہ رہ گئے ہیں۔ آج اُن کے گھروں میں جا کے لا ہو میں بیٹھتے ہیں آج اسلام آباد میں گھروں پر در پر بیٹھتے ہیں آج ان کو بلوچستان کا خیال آیا کے ڈھائی سال حکومت کے اندر خان صاحب نے برائی کیا۔ اُس سے پہلے جو اتنا گلہ تھا 45 سال 50 سال کا وہ تو بتائیں کہ کس نے کیا کیا۔ اُس وقت کیوں اُن کے منہ سے بات نہیں نکلتی جب 110 لاشیں پڑی ہوئی تھیں کوئی شہر کے اندر پڑی ہوئی تھیں وہ لوگ ادھر اپوزیشن میں بیٹھے ہیں اُس وقت انہوں نے کیوں بات نہیں کی۔ بھی اسمبلی کے اندر کیا 18 اگست کا واقعہ نہیں ہوا کوئی شہر کے اندر ہمارے وکلاء کے اوپر اُس پر انہوں نے بات کیوں نہیں کی؟ آج ان کو یاد آئی بھی جو یہ بات کر رہے ہیں جو پچھلی حکومتیں گزری

ہیں انہوں نے کرپشن کی ہے۔ اللہ کرے اُن کو پتہ لگے کہ اس میں کیا ہوا ہے۔ اور میں job کی بات کروں کہ ساڑھے سترہ ہزار پورے بلوچستان میں ڈھائی سال کے اندر پوستیں fill کی گئی ہیں۔ ہم نے ریکارڈ کے حساب سے میں اسمبلی فلور پر یوتا ہوں کہ ریکارڈ کے حساب سے کیس ہیں۔ (مداخلت)

زاد بریکی آپ چپ کرو آپ کو صرف ایکسین نظر آتے ہیں اس اسمبلی فلور کے اوپر میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ ساڑھے سترہ ہزار پوستیں fill کی گئی ہیں غیر ملکی لوگوں کے ایجنسی کے اوپر کام کیا جا رہا ہے ادھراً کے ہمارے فورمز پر بات کرتے ہیں ہمارے فوریز کو غلط کہنا چاہتے ہیں پتہ نہیں مجھ نہیں لگتا ہے کہ کس ایجنسی کے اوپر کام کر رہے ہیں۔ تھوڑا آپ برداشت کریں ان کے دماغوں میں صرف اور صرف پی ایس ڈی پی ہے۔ صرف اور صرف ایکسین ہے صرف اور صرف ٹرانسفر اور پوسٹگرو ہیں۔ یہ اس طرح طریقے سے چلتی ہے یقین کریں کہ جناب اسپیکر صاحب! کوئی شہر کے اندر میں نے گیس پائپ لائن کے لئے ایک ارب روپے کے فنڈز سے دلوائے ہیں۔ آپ سرہ خولہ میں دیکھیں کہ ہمارے ڈیم کا کام چل رہا ہے، ہم نے کوئی میں شکر ہے الحمد للہ کوئی جگہ قبضہ نہیں کی ہے کوئی شہر کے اندر آپ یقین کریں کہ کوئی با تھروم قبضہ نہیں کیا، کوئی ٹانگہ اسٹینڈ ہم نے قبضہ نہیں کیا۔ ہم نے یہ حرکتیں کی ہیں۔ مگر ان کا ایجنسی ان کی سوچ ان کا دماغ پتہ نہیں کدھر سے لکھتا ہے، برداشت کریں حقیقی معنوں میں سیاست کریں پتہ نہیں کدھر سے فیکٹ کی سیاست کرنا ان کے دماغوں میں آگیا ہے کہ یا ریس صرف گورنمنٹ پر تقید کریں آپ کو پہلے میں نے کہا کہ آپ ایک پرسترو بلائیں کہ ہم نے پورے بلوچستان کے اندر کام کیا ہے یا نہیں کیا ہے۔ جناب اسپیکر! صاحب بہت شکر یہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکر یہ۔

جناب محمد بنین خان خلجمی: جناب اسپیکر کو روم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: کورم کی گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس موقع پر کورم کی گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی اسپیکر: اب میں prorogation پڑھ کر سناتا ہوں۔

ORDER

In exercise of the powers conferred on me by clause 3 of Article 54 read with Article 127 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan, 1973, I Mir Abdul Quddus Bezinho,

Speaker, Provincial Assembly of Balochistan, hereby order that on conclusion of business, the session of the Provincial Assembly of Balochistan shall stand prorogued on Friday, the 26th February, 2021.

(اسمبلی کا اجلاس شام 9 بجھر 10 منٹ پر غیر معینہ مدت تک کیلئے اختتام پذیر ہوا)

